اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

خطبہ نمبر ۱۵

روزنامہ

قادیان دارالامان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

یوم چہارشنبہ

ٹیلیفون نمبر ۹۱

قیمت ایک آنہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۸۳۵

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

جلد ۲۹ ۔ ۷ ماہ ہجرت ۱۳۲۰ ہش ۔ ۹ ربیع الثانی ۱۳۶۰ھ ۔ ۷ مئی ۱۹۴۱ء ۔ نمبر ۱۰۲

خطبۂ جمعہ ←←—— از حضرت مولوی شیر علی صاحب

بالکل مخالفانہ حالات میں کی ہوئی پیش گوئیاں

پوری ہو کر انبیاء کی صداقت ثابت کرتی ہیں

فرمودہ ۲- مئی ۱۹۴۱ء مطابق ۲- ماہ ہجرت ۱۳۲۰ ہش

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

انبیاء علیہم السلام کی صداقت کی ایک بڑی دلیل صرف یہ نہیں ہوتی ۔ کہ وہ سچی پیشگوئیاں کرتے ہیں ۔ بلکہ ان پیشگوئیوں کے ساتھ بعض ایسی باتیں ہوتی ہیں ۔ جو ان کی عظمت اور شان کو بڑھا دیتی ہیں ۔ اور اگر غور کیا جائے تو وہ ان کی صداقت کا ایک بیّن ثبوت ہوتی ہیں اور وہ یہ کہ وہ صرف آئندہ کے واقعات کی خبر نہیں دیتے ۔ بلکہ وہ ایسے حالات میں ان باتوں کی خبر دیتے ہیں ۔ جبکہ وہ بظاہر انہونی اور ناممکن الوقوع ہوتی ہیں ۔ بلکہ بعض اوقات تو وہ ایک پاگل کی بڑ معلوم ہوتی ہیں جنہیں لوگ سنکر ہنس دیتے ہیں ۔ کہ یہ کیسی بیہودہ اور لغو بات ہے ۔ گویا انبیاء علیہم السلام جب آئندہ کے واقعات کی خبر دیتے ہیں تو بظاہر حالات اس وقت ان کے بالکل الٹ ہوتے ہیں ۔ اس وجہ سے ان خبروں کا پورا ہونا خدا تعالےٰ کا

ایک چمکتا ہوا نشان

ہوتا ہے ۔ پس انبیاء کی پیشگوئیوں کا پورا ہونا ہی نشان نہیں ہوتا ۔ بلکہ یہ بھی دیکھنا ہوتا ہے کہ وہ پیشگوئیاں کن حالات میں کی گئیں ۔ اور پھر کس شان و عظمت کے ساتھ پوری ہوئیں ۔ اس سے خدا تعالےٰ کی نصرت اور اس کے انبیاء کی صداقت کا اچھی طرح پتہ لگتا ہے ۔

مثال کے طور پر ہم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض نشانات

کو لیتے ہیں ۔ کہ وہ کن حالات میں بیان کئے گئے ۔ آپ ابھی مکہ میں ہی تھے ۔ جبکہ نہ صرف آپ کے لئے بلکہ آپ کے اوپر ایمان لانے والے صحابہ کے لئے بھی زندگی بسر کرنا محال ہو رہا تھا ۔ کیونکہ چاروں طرف سے کفار صحابہ کو طرح طرح کے دکھ دیتے تھے ۔ حتیٰ کہ آپ نے اپنے صحابہ کی تکالیف کو دیکھ کر حبشہ کی طرف ہجرت کر جانے کی اجازت دیدی ۔ ان ہجرت کرنے والوں میں آپ کے بعض عزیز رشتہ دار مثلاً آپ کی صاحبزادی اور داماد بھی تھے ۔ اسی مکی زندگی میں ایک موقعہ پر آپ کا ایک خادم آپ کے پاس آکر آپ سے عرض کرتا ہے ۔ کہ میں بہت غریب ہوں ۔ اور سخت تکلیف میں ہوں گویا وہ اپنی بے بسی اور بے کسی اور غربت و افلاس کا اظہار کرتا ہے ۔ اس سے آپ کی اور آپ کے ماننے والوں کی ظاہری حالت کا پتہ لگتا ہے ۔ مگر اس وقت جبکہ ایک غریب اپنی غربت کا رونا روتا ہے ۔ اور آپ بھی کوئی امیر کبیر نہیں ۔ آپ کا بھی یہی حال ہے ۔ آپ اسے فرماتے ہیں ۔ میں تو

تیرے ہاتھوں میں

کسریٰ کے سونے کے کڑے

دیکھتا ہوں ۔

اب دیکھو کہ کیسے مخالفانہ اور ناممکن الوقوع حالات میں یہ پیشگوئی کی گئی ۔ اگر کوئی دنیادار اسے اس وقت سنتا ۔ تو کہہ دیتا ۔ کہ اپنے آپ کو تو کھانے کے لئے نہیں ملتا ۔ اور دوسروں کو سونے کے کڑے اور وہ بھی ایران کے بادشاہ کے ملنے کی خبر دیتے ہیں ۔ مگر آخر خدا تعالےٰ نے اس پیشگوئی کو کس طرح حرف بحرف پورا کیا :-

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہو جاتے ہیں ۔ آپ کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے خلیفہ ہوتے ہیں ۔ اور عرب کا ایک حصہ بغاوت اختیار کر لیتا ۔ اور مرتد ہو جاتا ہے ۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ اسلام کو عرب میں دوبارہ قائم کرتا ہے پھر وہ بھی فوت ہو جاتا ہے ۔ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دوسرا خلیفہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہوتا ہے ۔ آپ کے عہد میں ایران اور روم سے جنگ شروع ہو جاتی ہے ۔ یہ اس وقت کی زبردست طاقتیں تھیں ۔ مگر مسلمانوں کو دونوں سے ایک ہی وقت میں جنگ کرنی پڑی ۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی کار کو حادثہ

خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے خیر و عافیت رہی

کراچی ۴- مئی ۔ جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم - اے پرائیویٹ سکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے حسب ذیل تار ارسال کیا ہے :-

آج صبح حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز معہ اہل بیت بذریعہ کار ناصر آباد سے کراچی روانہ ہوئے ۔ پتھورو کے راستہ میں کار نہر کی پٹڑی سے پھسل کر نیچے اتر گئی ۔ لیکن خدا تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر ہے ۔ کہ کسی کو کوئی چوٹ نہ آئی حضور بخیریت کراچی پہونچ گئے ہیں ۔ انشاء اللہ تعالےٰ ایک دو روز میں واپس ناصر آباد تشریف لے جائیں گے ۔

آخر جب ایران فتح ہو جاتا ہے۔ تو وہاں سے کسرے کے کڑے آتے ہیں۔ اور وہ شخص بھی اس وقت تک زندہ ہے۔ جسے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کڑے پہننے کی خبر دی تھی۔ حضرت عمرؓ نے اسے بلا کر فرمایا۔ یہ کسرے کے سونے کے کڑے ہیں تم انہیں پہنو۔ اس پر وہ کہتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چونکہ اپنی امت کے مردوں کے لئے سونا پہننا حرام فرمایا ہے۔ اس لئے میں نہیں پہنتا۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں۔ میں ضرور تمہیں یہ کڑے پہناؤں گا۔ تاکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات پوری ہو چنانچہ کڑے پہنائے گئے۔

یہ ایک معمولی سی بات ہے۔ مگر دیکھنا یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کن حالات میں یہ پیشگوئی فرمائی۔ اور پھر کس طرح غیر معمولی رنگ میں اسے پورا کر کے اللہ تعالےٰ نے آپکی صداقت ظاہر فرمائی۔ اور کس طرح ان لوگوں کو جنہیں رہنے کے لئے جگہ تک نہ ملتی تھی ترقیات دیں۔ بعض کو بادشاہ تک بنا دیا۔

یہی

انبیاء کی صداقت کی دلیل

ہوتی ہے۔ کہ ایسے حالات میں ایک خبر دی جاتی ہے۔ جبکہ اس کا پورا ہونا نہ صرف ناممکن بلکہ اسے بیان کرنا بھی ایک دیوانے کی بڑ سمجھا جاتا ہے۔ مگر نبی ایسے یقین اور وثوق سے بیان کرتا ہے۔ کہ گویا اسے زمین و آسمان پر اختیار حاصل ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہوتا۔ البتہ یہ ضرور ہوتا ہے۔ کہ زمین و آسمان پر اختیار رکھنے والے خدا نے اسے وہ بات کہی ہوتی ہے۔ اس وجہ سے وہ اسے ایسے طور سے بیان کرتا ہے۔ کہ گویا اسے پورا ہوتے دیکھ رہا ہے۔ یہ انبیاء کی صداقت کی روشن دلیل ہوتی ہے کیونکہ وہ مخالف اور ناممکن حالات میں خبر دیتے ہیں جو آخر پوری ہو کر رہتی ہے۔ اس مثال سے ایک اور بھی انبیاء کی صداقت کا نشان معلوم ہوتا ہے۔ اور وہ یہ کہ ان کی زندگی میں ہی نہیں بلکہ انکی وفات کے بعد بھی ان کے نشانات کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ جس طرح ان کی زندگی میں پیشگوئیاں پوری ہوتی۔ اور لوگوں کے لئے حق قبول کرنے کا باعث بنتی ہیں۔ اسی طرح ان کی وفات کے بعد بھی

خدا کی باتیں

ظاہر ہوتی رہتی ہیں۔ کیونکہ بیشک نبی وفات پا جاتا ہے۔ مگر خدا تعالےٰ زندہ ہوتا ہے اور وہ نبی کی وفات کے بعد بھی اپنی زندگی کا ثبوت دیتا اور نبی کی صداقت کے نشانات ظاہر کرتا رہتا ہے۔ ممکن ہے ایک شخص اپنی چالاکی سے اپنی زندگی میں لوگوں کو دھوکہ دے لے۔ مگر یہ سلسلہ جاری نہیں رہ سکتا۔ اس کی وفات کے بعد پول کھل جاتا ہے لیکن سچے نبی کے بعد بھی آنے والی نسلیں اس نبی کی باتوں کو پورا ہوتے دیکھ کر اپنے ایمانوں کو تازہ کرتی رہتی ہیں۔

پس یہ

دوسرا نشان

ہے کہ انبیا کی زندگی میں ہی نشانات ظاہر نہیں ہوتے۔ بلکہ ان کی وفات کے بعد بھی وہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ اور آنے والی نسلیں ان نشانات کو دیکھتی اور سمجھتی ہیں۔ کہ واقعی وہ سچا نبی تھا۔ اس طرح ان کا بھی ایمان بڑھتا ہے۔

پھر

ایک اور مثال

میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بیان کرتا ہوں کہ کس طرح آپ نے مخالف حالات میں ایک خبر دی۔ جو آپ کی وفات کے بعد پوری ہوئی اور جس سے پتہ لگتا ہے کہ انبیاء کے نشانات کی مشین خدا تعالےٰ کے ہاتھ میں ہوتی ہے اور وہ خدا تعالےٰ کی مشین کا پرزہ ہوتے ہیں۔ وہ مشین ان کی وفات کے بعد بھی چلتی رہتی اور ان کی صداقت کے نشانات کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔

وہ مثال

غزوہ خندق کا واقعہ

ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تھے کہ احد کی لڑائی کے بعد قریش مکہ نے باقی قبائل عرب کو اپنے ساتھ ملا کر مدینہ پر فیصلہ کن حملہ کرنا چاہا۔ اور اپنی پہلی ناکامیوں کا بدلہ لینے کی ٹھانی چونکہ انکا عرب کے قبائل میں بڑا اثر و رسوخ تھا۔ اور وہ دیگر قبائل بھی اسلام اور بانیٔ اسلام علیہ السلام کے دشمن تھے۔ اس لئے سب نے قریش کے ساتھ ملکر مدینہ شریف پر چڑھائی کی۔ اور چونکہ وہ بہت سے گروہ تھے جو اکٹھے ہو کر آئے۔ اس لئے اس جنگ کو غزوہ احزاب بھی کہتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی کے مشورے سے مدینہ کی حفاظت کے لئے ایک طرف خندق کھودنی شروع کی۔ تاکہ اس کے اندر رہ کر دشمن کا مقابلہ کیا جا سکے۔ خندق کھودنے میں آپ خود بھی شرکت فرماتے۔ یہاں تک کہ آپ کا جسم مبارک غبار سے ڈھک جاتا۔ محاصرہ کی حالت میں ایک ہی سہارا ہوتا ہے۔ اور وہ یہ کہ محصورین کے پاس کھانے پینے اور لڑائی کا کافی سامان ہو۔ کیونکہ محاصرہ کرنے والی فوجیں اس وقت تک محاصرہ کئے پڑی رہتی ہیں جب تک محصورین بھوک پیاس سے تنگ آکر ہتھیار نہ ڈال دیں۔ اور شہر کے دروازے نہ کھول دیں۔ مگر یہاں تو یہ حال تھا کہ سارا عرب مدینہ شریف کا محاصرہ کئے پڑا تھا۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کے پاس نہ کوئی ساز و سامان تھا نہ خوراک کے ذخیرے۔ ایسی غربت کی حالت اور صحابہ کی اس تکلیف کو دیکھ کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی ؎

لاعیش الا عیش الآخرۃ
فاغفر للانصار والمھاجرۃ

یعنی اے اللہ یہ زندگی کوئی زندگی نہیں۔ اصل زندگی تو وہ ہے جو آگے ملنے والی ہے۔ اے خدا تو سب انصار اور مہاجرین کو بخشدے صحابہ کا یہ حال تھا۔ کہ پہلے بھی وہ شکایت نہ کرتے تھے۔ مگر اب باوجود ایسی غربت اور تکلیف کی حالت کے اس کام میں لگے ہوئے تھے اور زبان پر حرف شکایت نہ لاتے تھے۔ بلکہ خندق کھودتے جاتے تھے اور آپ کے جواب میں کہتے جاتے تھے

نحن الذی بایعوا محمدا
علی الجھاد ما حیینا ابدا

یعنی ہم نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس کے زندگی بھر جہاد کرتے کا عہد کیا ہوا ہے۔ لکھا ہے اسی غزوہ میں ایک صحابی جابر ابن عبد اللہ نامی نے حضور علیہ السلام کے چہرے پر سخت بھوک کے آثار دیکھے۔ اور گھر جا کر بیوی سے پوچھا کہ کیا کچھ کھانے کے لئے ہے۔ کیونکہ میں نے دیکھا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سخت بھوک لگی ہوئی ہے۔ بیوی نے کہا۔ کہ جو کا آٹا موجود ہے۔ اس صحابی نے بکری کا ایک بچہ ذبح کر کے اس کا گوشت بیوی کو دیا۔ اور کہا تم کھانا تیار کرو۔ اور میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بلا لاتا ہوں۔ بیوی نے کہا دیکھو ذرا احتیاط کرنا چند ہی آدمی حضور کے ساتھ آئیں۔ تاکہ کھانا تھوڑا ہونے کی وجہ سے مجھے شرمندہ نہ ہونا پڑے۔ وہ صحابی گیا۔ اور جا کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کان میں کہا حضور ہمارے گھر تشریف لے چلیں۔ اور چند آدمی ساتھ لے جائیں تھوڑا سا کھانا ہے وہ تناول فرمالیں۔ یہ سنکر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ میں اعلان فرمایا۔ کہ جابر نے آپ لوگوں کی دعوت کی ہے۔ اور ساتھ ہی جابر کو حکم دیا۔ کہ تم گھر چلو مگر ہانڈی میرے آنے تک نہ اتارنا۔ اور نہ میرے آنے تک آٹا پکانا جابر نے جا کر سارا واقعہ گھر میں بیان کر دیا۔ جسے سنکر اسکی بیوی گھبرائی مگر اس نے کہا میں کیا کروں۔ میں نے حضور سے صاف صاف ساری بات کہدی تھی۔ آخر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ سمیت تشریف لائے۔ اور برکت کے لئے دعا کی۔ اور پھر آپکے اپنے دست مبارک سے کھانا تقسیم کیا۔ ہزار کے قریب آدمی نے کھانا کھایا۔ مگر کھانا پھر بھی ختم نہ ہوا بلکہ جتنا تھا۔ اتنے کا اتنا ہی موجود تھا

مدینۃ المسیح

قادیان ۵ ہجرت ۱۳۲۰ ہش۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے الحمد للہ

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو دو روز سے بخار اور تمام جسم میں درد کی شکایت ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا کریں۔

سید اعجاز احمد صاحب پٹھانکوٹ کے تبلیغی دورہ سے واپس آ گئے۔

آج اساتذہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان نے ماسٹر محمد علی صاحب اظہر کے ریٹائر ہونے ماسٹر علی محمد صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی کے جامعہ احمدیہ میں اور مولوی محمد ابراہیم صاحب کے مدرسہ احمدیہ میں تبدیل ہونے کی تقریب پر پارٹی دی۔ جس میں حضرت مرزا شریف احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت نے بھی شمولیت فرمائی۔ مذکورہ بالا اصحاب کی تبدیلی کے سلسلہ میں مولوی محبوب عالم صاحب خالد ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی جامعہ احمدیہ سے اور مولوی عبد الاحد صاحب مولوی فاضل مدرسہ احمدیہ سے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے سٹاف میں شامل کئے گئے ہیں۔

یہ حالت اس وقت آپ کی اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی تھی۔ مگر اسی دوران میں خندق کی کھدائی کرتے کرتے جب ایک جگہ سخت آ گئی۔ جہاں کوئی بھاری پتھر تھا۔ اور کدال اثر نہ کرتی تھی۔ تو حضور صلعم کو اطلاع کی گئی۔ آپ کا بدن اس وقت بھی گرد آلود تھا۔ اور بھوک کی شدت کی وجہ سے آپ نے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ رکھا تھا۔ آپ نے کدال ہاتھ میں لی۔ اور اللہ کا نام لے کر اس پتھر پر چوٹ لگائی۔ چوٹ لگنے سے چمک پیدا ہوئی۔ اور آپ نے فرمایا۔

اللہ اکبر اعطیت خزائن قیصر

یعنی مجھے قیصر کے خزانے دیئے گئے ہیں۔ پھر دوسری چوٹ لگائی۔ دوسری دفعہ بھی چمک پیدا ہوئی۔ اور آپ نے فرمایا۔ اللہ اکبر مجھے کسریٰ ایران کے خزانوں کی چابیاں دی گئی ہیں۔

اب ان حالات پر نظر کرو۔ جن میں یہ پیشگوئیاں کی گئی ہیں۔ دشمن محاصرہ کئے ہوئے ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ اور آپ کے صحابہ بھوک سے نڈھال ہو رہے ہیں۔ اگر دشمن محاصرہ جاری رکھتا۔ تو بظاہر حالات وہ فتح پا سکتا تھا۔ کیونکہ مسلمانوں کے پاس نہ کافی رسد تھی۔ اور نہ باہر سے آنے کے ذرائع۔ اس لئے بھوک سے تنگ آ کر شہر کے دروازے کھول دیتے اس وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صحابہ رضی اللہ عنہم کو بتاتے ہیں۔ کہ مجھے قیصر و کسریٰ کے خزانوں کی چابیاں دی گئی ہیں۔ اور پھر یہ بات پوری ہو کر رہتی ہے۔

غرض محض پیشگوئی انبیاء کی صداقت کا نشان نہیں۔ بلکہ ان کی صداقت کا نشان وہ حالات ہوتے ہیں۔ جن میں پیشگوئی کی جاتی ہے۔ پھر وہ نشان ان کی زندگی میں ہی نہیں۔ بلکہ ان کے بعد بھی پورے ہوتے رہتے ہیں۔ چنانچہ یہ نشان بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد پورا ہوا۔ آپ نے اپنے غریب مہاجرین و انصار کو جنہیں تین تین دن سے فاقہ تھا۔ اور حالت یہاں تک پہنچ چکی تھی۔ کہ خود حضور علیہ السلام نے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ رکھا تھا۔ یہ خبر دی۔ اور کیسے عجیب رنگ میں آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے وقت میں خدا تعالےٰ نے اسے پورا کیا اور اپنی نصرتوں کا سلسلہ جاری رکھا۔ جو کہ انبیاء علیہم السلام کی صداقت کا چمکتا ہوا نشان ہے۔

میں ایک اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی مثال دے کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی سے دو تین مثالیں بیان کروں گا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں مکہ جاتے ہیں۔ آپ کے ایک مخلص صحابی

سعد بن ابی وقاص

جو مہاجرین میں سے تھے۔ اور ہجرت کر کے مدینہ رہتے تھے۔ حج کے موقعہ پر مکہ میں شدید بیمار ہو گئے۔ یہاں تک کہ ان کو اپنی زندگی سے مایوسی ہو گئی۔ انہوں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عرض کیا۔ کہ میری ایک ہی بیٹی ہے۔ کیا میں اپنا نصف مال اللہ تعالےٰ کی راہ میں دے دوں۔ آپ نے جواب دیا۔ کہ زیادہ سے زیادہ تہائی مال کی وصیت کر سکتے ہو۔ پھر انہوں نے نہایت حسرت سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ کیا میں پیچھے ہی رہ جاؤں گا؟ مطلب یہ کہ کیا میں فوت ہو کر یہیں رہ جاؤں گا۔ اور میرے ساتھی مدینہ چلے جائیں گے؟ آپ نے فرمایا۔ تو پیچھے نہیں رہے گا۔ یعنی شفا پا کر مدینہ جائے گا۔ پھر آپ نے فرمایا۔ ہاں تو پیچھے رہ جائے گا۔ کئی قومیں تجھ سے فائدہ حاصل کریں گی۔ اور کئی نقصان اٹھائیں گی۔ گویا آپ نے یہ پیشگوئی فرمائی۔ کہ ہمارا سعد تو زندہ رہیگا اور ایسی فتوحات حاصل کریگا۔ جن کا ایک دو گاؤں سے نہیں بلکہ قوموں سے تعلق ہو گا۔ اس وقت کئی قومیں نقصان اٹھائیں گی۔ اور کئی فائدہ حاصل کریں گی۔

چنانچہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے۔ آپ کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے۔ اور وہ بھی وفات پا گئے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا زمانہ آیا۔ اس وقت وہی سعد بن ابی وقاص افواج کا سردار بن کر ایران گیا۔ اور فتح حاصل کی۔ دیکھو۔ ان کی بیماری کس قدر تھی۔ کہ انہیں اپنی زندگی سے مایوسی ہو چکی تھی۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ تو فوت نہیں ہو گا۔ اور یہ بھی فرماتے ہیں۔ کہ تو ہم سے بھی پیچھے رہے گا۔ اور بڑے بڑے کارہائے نمایاں کریگا جن سے بعض قوموں کو فائدہ پہونچیگا۔ اور بعض کو نقصان۔

یہ نشان آپ کی زندگی کے بعد پورا ہوا۔ اب غور کرو۔ کہ کیا ایسے زبردست نشانات کبھی جھوٹے سے سرزد ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ ایسے نشانات انبیاء علیہم السلام ہی دکھا سکتے ہیں۔ جو ان کی صداقت کے نہایت روشن۔ چمکتے ہوئے اور بیّن نشان ہوتے ہیں۔

اب میں دو تین مثالیں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نشانات

کی بیان کرتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام چونکہ اشاعتِ اسلام کے لئے آخری زمانہ میں آئے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ کی طرف سے آپ کے زمانہ میں اشاعت کے سامان بھی بہم پہونچائے گئے۔ چونکہ آپ نے ایشیا کو اسلام کا پیغام پہونچانا تھا۔ اس لئے ایشیا میں اشاعتِ اسلام کے لئے آپ کو نشانات دیئے گئے۔ اسی طرح چونکہ یورپ امریکہ۔ افریقہ وغیرہ تمام دُنیا میں آپ نے تبلیغ اسلام کرنی تھی۔ اس لئے آپ کے نشانات کا میدان بھی وسیع کیا گیا۔

جب آپ ظاہر ہوئے۔ تو اس ملک میں سالہا سال سے کوئی زلزلہ نہ آیا تھا۔ مگر آپ نے ۱۹۔ دسمبر ۱۹۰۳ء کو زلزلہ کی خبر دی۔ اور فرمایا

"زلزلہ کا ایک دھکا"

(البدر۔ یکم جنوری ۱۹۰۴ء صفحہ ۶)

پھر جون ۱۹۰۴ء میں فرمایا:۔

"عفت الدیار محلھا ومقامھا"

(البدر ۲۴ مئی و یکم جون ۱۹۰۴ء صفحہ ۵)

یعنی ایک علاقہ مٹ جائے گا۔ اور وہ ایسا علاقہ ہو گا۔ جہاں بعض لوگوں کی مستقل رہائش ہو گی۔ اور بعض کی عارضی گویا اس جگہ یہ بھی پتہ دے دیا۔ کہ وہ علاقہ پہاڑی ہو گا۔ کہ جہاں بعض لوگ رہائش رکھتے ہیں۔ اور بعض صرف موسم گرما میں عارضی طور پر جا کر رہتے ہیں۔ چنانچہ ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کو زلزلہ آیا۔ اور ایسا آیا۔ کہ کئی ملکوں نے زلزلہ کا ایسا دھکا نہ دیکھا تھا۔ ہندوستان میں کانگڑہ۔ بھاگسو۔ پالم پور سجان پور تیرہ اور دیگر مقامات کلو وغیرہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے بعد جب وہ زلزلہ آیا۔ تو ۲۵ ہزار آدمی ایک آن کی آن میں ہلاک ہو گئے۔ اس علاقہ میں کئی احمدی بھی تھے اور باوجودیکہ ان میں سے بعض کو مٹی کے نیچے دبے ہوئے پایا گیا۔ مگر خدا کے فضل نے ان سب کو بچا لیا۔ انہی دنوں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اشتہار دیا۔ کہ مجھے بتایا گیا ہے۔ کہ زلزلہ کے رنگ میں شدید آفت سخت تباہی ڈالنے والی دُنیا پر آئے گی۔ پھر آپ نے متعدد اشتہارات میں یہ خبریں شائع کیں۔ کہ یہ خیال نہ کرو۔ کہ بس یہی زلزلہ تھا۔ جو آ چکا۔ بلکہ اور بھی زلزلے آئیں گے۔ اور بڑی شدت کے ساتھ آئیں گے جن میں سے بعض ایسے شدید آئیں گے۔ کہ کبھی ویسے شدید زلزلے ان سے پہلے نہ آئے ہونگے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں ہی بعض غیر ممالک میں

شدید زلزلے

آئے۔ اور آپ کی وفات کے بعد بھی۔ چنانچہ ۱۹۰۸ء میں اٹلی اور سسلی میں زلزلہ کی آفت سے ۲۔۳ لاکھ آدمی مر گئے۔ ۲ شہر بالکل مٹ گئے ایک شہر کی ڈیڑھ لاکھ کی آبادی میں سے صرف دس ہزار بچے۔ اور دوسرے کی ۵۰ ہزار کی آبادی میں سے ۴ ہزار پھر سمندر کی طرف سے لہر آئی۔ کچھ لوگ اس سے تباہ ہو گئے پھر آگ لگ گئی۔ اور جو لوگ زخمی تھے۔ یا کھنڈرات کے نیچے سسک رہے تھے وہ جلکر راکھ ہو گئے۔ اس کے بعد سخت زور کی بارش شروع ہو گئی۔ جس سے پسماندگان کی تکلیف اور پریشانی میں اور بھی اضافہ ہوا۔ اور اخباروں نے صاف لکھا۔ کہ یہ ایسا زلزلہ ہے کہ اس سے قبل کبھی ایسا دُنیا میں نہیں آیا۔ اور نہ آئندہ ایسے زلزلہ کے آنے کی امید ہے۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ خبر دی تھی۔ کہ بعض زلزلے قیامت کا نمونہ ہوں گے۔ یہ بات بھی آپ کی زندگی کے بعد حرف بحرف پوری ہوئی۔

پھر آپ نے ۱۵ جنوری ۱۹۰۶ء کو یہ خبر دی۔ ”تزلزل در ایوان کسرےٰ فتاد“ یعنی شاہ ایران کے محل میں تزلزل پڑ گیا۔ (بدر ۱۹ جنوری ۱۹۰۶ء صٓ۲)

جب یہ خبر دی گئی۔ اس وقت ایران میں بالکل امن و امان تھا۔ بدامنی کی کوئی علامت نہیں پائی جاتی تھی۔ مگر ایسی حالت میں آپ نے یہ الہام شائع کیا۔ ”تزلزل در ایوان کسرےٰ فتاد“ یعنی

شاہ ایران کے محلوں میں تزلزل

پڑ گیا۔ آپ نے یہ پیشگوئی شائع کی۔ اور اس وقت کے اخبارات میں چھپ کر پڑی رہی۔ مگر چونکہ اس خبر میں حقیقت تھی۔ اس لئے وہی شاہ ایران جو امن و چین کی زندگی بسر کر رہا تھا۔ اور بے خوف و خطر حکومت کر رہا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد اس کی حکومت میں بغاوت پھوٹ پڑی۔ آخر اسے معزول کر دیا گیا۔ وہاں پارلیمنٹ بنائی گئی۔ اور بادشاہ کو یورپ جا کر پناہ لینی پڑی۔

اب میں ایک اور نشان کا ذکر کرتا ہوں۔ وہ بھی مخالف حالات میں بتایا گیا۔ اور غیر معمولی رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد پورا ہوا وہ نشان یہ ہے۔

ہندوستان میں جب لارڈ کرزن وائسرائے ہو کر آیا۔ تو اس نے دیکھا کہ بنگال کے ایک حصہ میں مسلمان زیادہ ہیں۔ مگر باوجود اس کے ان کے حقوق مارے جاتے ہیں۔ اس پر اس نے

بنگال کے دو حصے

مشرقی بنگال اور مغربی بنگال کر دیئے۔ اس تقسیم کے خلاف ہندوؤں نے بہت شور مچایا۔ مگر ان کی شنوائی نہ ہوئی۔ لارڈ کرزن کے بعد دوسرا وائسرائے آیا۔ اس وقت بھی اس تقسیم کے خلاف کوشش کی گئی مگر اس نے بھی کچھ نہ کیا۔ یہاں تک کہ پارلیمنٹ میں یہ معاملہ پیش کیا گیا۔ وہاں سے بھی یہی جواب ملا۔ کہ یہ طے شدہ فیصلہ ہے۔ غرض سالہا سال تک جلسے کر کرکے کوشش کی گئی مگر بے سود آخر ہندو مایوس ہو گئے۔ انہی دنوں یعنی فروری ۱۹۰۶ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالےٰ سے اطلاع پا کر یہ خبر شائع کی۔ کہ:۔

”پہلے بنگالہ کی نسبت جو کچھ حکم جاری کیا گیا تھا۔ اب ان کی دلجوئی ہوگی۔“ (بدر ۱۶ فروری ۱۹۰۶ء صٓ۲)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب یہ خبر شائع کی تو چونکہ تقسیم بنگالہ کی طرف لوگوں کی نظریں لگی ہوئی تھیں۔ اس لئے لوگوں نے بڑی دلچسپی لی۔ گو حالات اس خبر کے پورا ہونے کے بالکل برخلاف تھے۔ لیکن پھر بھی یہ خبر جو خدا نے بتائی تھی اپنی پوری شان کے ساتھ پوری ہوئی۔ اس پیشگوئی کے وقت جو مخالف اور برعکس حالات تھے۔ ان کا اندازہ اس وقت کے اخبارات سے بآسانی کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً اخبار ”اہلحدیث“ امرتسر میں جو جماعت احمدیہ کے ہمیشہ خلاف لکھتا رہتا ہے۔ اسی تقسیم بنگالہ کے متعلق ایک خبر مولوی ثناء اللہ صاحب نے شائع کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی کی تضحیک کی۔ چنانچہ لکھا۔

”مسٹر مارلے وزیر ہند نے پھر بیان کیا ہے۔ کہ تقسیم بنگالہ کے سوال پر اب دوبارہ غور نہیں ہو سکتا۔ سب امیدوں پر پانی پھر گیا۔ (کرشن قادیانی کی پیشگوئی بھی اڑ گئی۔ کہ بنگالیوں کی دلجوئی کی جائیگی“ (اہلحدیث ۹ نومبر ۱۹۰۶ء)

غرض بارہا تقسیم بنگالہ کے خلاف آواز اٹھائی گئی۔ مگر مسٹر مارلے وزیر ہند بار بار یہی جواب دیتے رہے۔ کہ ”اس سوال پر دوبارہ غور نہیں ہو سکتا“ اور سب نے سمجھ لیا۔ کہ اب بنگالیوں کی دلجوئی کی کوئی صورت باقی نہیں رہی۔ لیکن یہ پیشگوئی بھی پوری ہوئی۔ کس طرح پوری ہوئی۔ وہ بھی سن لیجئے۔

پہلے انگریز بادشاہوں کی تاجپوشی کی رسم ہمیشہ انگلستان میں ادا کی جاتی تھی۔ مگر جارج پنجم جب ۱۹۱۱ء میں بادشاہ ہوئے تو انہوں نے خواہش ظاہر کی۔ کہ میری تاجپوشی ہندوستان میں بھی کی جائے۔ اصل میں یہی ایک غیر معمولی بات تھی۔ جس کے ذریعہ اس پیشگوئی کے پورا ہونے کے سامان کئے گئے۔ چنانچہ ۱۹۱۱ء میں

جارج پنجم کی تاج پوشی

کا بمقام دہلی انتظام کیا گیا۔ جب تاجپوشی کا دربار ہوا تو اس وقت کسی کے خواب و خیال میں بھی نہ تھا۔ کہ بنگال کے متعلق کوئی اعلان ہوگا۔ مگر اچانک جب انعامات کا بادشاہ کی طرف سے اعلان کیا گیا۔ تو ان میں سے ایک خبر جو بالکل غیر متوقع تھی۔ اور جس نے دنیا کو چونکا دیا۔ یہاں تک کہ پارلیمنٹ میں بھی ہل چل پڑ گئی یہ تھی کہ بادشاہ کی طرف سے اعلان کیا گیا۔ کہ تقسیم بنگالہ کے حکم میں ترمیم کی جاتی ہے اور وہ ایسی ترمیم تھی جس سے

بنگالیوں کی دلجوئی ہوگئی

اس طرح فروری ۱۹۰۶ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو پیشگوئی شائع فرمائی تھی۔ وہ حالات کی پوری مخالفت کے باوجود غیر متوقع طور پر ۱۹۱۱ء میں غیر معمولی رنگ میں پوری ہوئی۔ اور خدا نے بتا دیا۔ کہ مسیح موعود علیہ السلام اپنے دعوے میں صادق ہیں۔ اور یہ کہ اسلام کا خدا ایک زندہ اور قادر خدا ہے۔ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

اسی طرح کئی نشان اب بھی ظاہر ہو رہے ہیں جو دنیا کو ہلا رہے ہیں۔ مگر افسوس دنیا ان کی قدر نہیں کرتی۔ خدا تعالےٰ ہمیں ان کی قدر کرنے اور سمجھنے کی توفیق دے۔ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اطاعت کی ہمت بخشے۔ اور جس طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سخت مشکلات میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل وفاداری اور فرمانبرداری کا ثبوت دیا۔ اسی طرح ہمیں بھی خدا تعالےٰ آپ کی اور آپ کے غلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فرمانبرداری اور اطاعت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

روزنامہ ”الفضل“ کے متعلق

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا ارشاد

گزشتہ مجلس مشاورت کے موقعہ پر جب ایک صاحب نے یہ کہا کہ ”الفضل“ کو روزانہ شائع کرنے کی ضرورت نہیں۔ تو حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بذات خود فرمایا۔

”یہ جو کہا گیا ہے۔ کہ روزانہ اخبار کی ضرورت نہیں۔ اس کے متعلق میں کہتا ہوں کہ پانچ وقت نمازیں پڑھنے کی کیا ضرورت ہے۔ روزانہ یہ پانچ وقت کی نمازیں خدا تعالےٰ نے کیوں فرض کیں۔ جبکہ ہر نماز میں وہی الفاظ دوہرائے جاتے ہیں۔ ساری عمر میں ایک ہی نماز کافی ہوتی۔ یہ ہر دو تین گھنٹہ کے بعد نماز کا حکم کیوں دیا گیا۔ جس طرح اللہ تعالےٰ نے نماز کا تکرار ضروری قرار دیا ہے۔ اسی طرح دین کی باتوں کا تکرار بھی ضروری ہے۔“

ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ ”الفضل“ کا روزانہ شائع ہونا اور احباب جماعت کا اسے روزانہ پڑھنا کتنا ضروری خیال فرماتے ہیں۔ پس حضور کے منشاء مبارک کو پورا کرنے اور سلسلہ کے متعلق اپنی واقفیت کو مکمل رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ احباب روزانہ اخبار خریدیں۔ اگر اکیلے نہ خرید سکتے ہوں تو چند اصحاب ملکر خریدیں۔ قیمت ایک روپیہ چار آنے ماہوار ہے۔ جو دیگر چندوں کے ساتھ معرفت دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ بھی بھیجی جاسکتی ہے۔

مینجر ”الفضل“

میں نے لنڈن میں کبھی کسی غیر احمدی کے پیچھے نماز نہیں پڑھی

آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کے قلم سے

میں نے حسب ذیل مضمون ۱۹-اپریل ۱۹۴۱ء کو بذریعہ رجسٹری ایڈیٹر صاحب اخبار "پیغام صلح" کو شائع کرنے کے لئے بھجوایا تھا۔ چونکہ انہوں نے اسے شائع نہیں کیا۔ اس لئے اصل مضمون درج ذیل کیا جاتا ہے:-

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب اخبار "پیغام صلح" لاہور۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ابھی ابھی ایک صاحب نے مجھے "پیغام صلح" کا پرچہ مورخہ ۱۷-اپریل ۱۹۴۱ء دکھایا ہے۔ جس کے صفحہ ۴ کالم اول کے آخر۔ اور کالم دوم کے شروع میں "سر چوہدری ظفر اللہ خان صاحب اور چوہدری فتح محمد صاحب ایم۔ اے" کے عنوان سے نیچے ایک نوٹ چھپا ہے۔ اس نوٹ کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ ہفتہ وار اخبار "الہلال" کی ۱۵-۲۲-اپریل ۱۹۱۴ء کی اشاعت میں ایک صاحب مشیر حسین قدوائی کا ایک خط چھپا ہوا ہے جس میں درج ہے۔ کہ لنڈن میں ایک جمعہ کی نماز میں خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم بوجہ علالت تشریف نہ لا سکے۔ تو عثمانی امام خیر الدین صاحب آفندی نے نماز جمعہ پڑھائی۔ اور خاکسار نے بھی ان امام صاحب کے پیچھے نماز پڑھی:-

گزارش ہے۔ کہ مجھے تو ایسا کوئی واقعہ قطعاً یاد نہیں۔ لیکن ایک واقعہ جو لنڈن کی ایک نماز جمعہ کے متعلق ہے مجھے خوب یاد ہے۔ میں بیان کر دیتا ہوں۔ جس سے وضاحت سے معلوم ہو جائے گا کہ میرا اس مسئلہ میں کیا مسلک رہا ہے۔ اور ایک اور شہادت کا ذکر کر دیتا ہوں۔ جس سے میرے مسلک کی تائید ہوتی ہے پھر آپ اور آپ کے ناظرین اور دیگر احباب خود فیصلہ کر سکیں گے۔ کہ اس واقعہ کی کیا حقیقت ہے۔ جس کا آپ نے ذکر کیا ہے۔ اور جو نتیجہ آپ اس مزعومہ واقعہ سے نکالنا چاہتے ہیں۔ وہ کہاں تک صحیح اور درست ہے؟

اوّل یہ واضح رہے۔ کہ جس خط کا آپ نے ذکر کیا ہے۔ وہ آپ کے بیان کے مطابق ۱۵-۲۲-اپریل ۱۹۱۴ء کے "الہلال" میں شائع ہوا ہے۔ یہ خط لنڈن سے مارچ کے آخر میں روانہ کیا گیا ہوگا۔ میں لنڈن سے وسط مارچ کے قریب بوجہ تعطیلات فرانس۔ اور جرمنی وغیرہ ممالک میں چلا گیا تھا۔ اس لئے اگر کوئی ایسا امر ہوا بھی ہے۔ جس پر اس قسم کے کسی واقعہ کی بنا رکھی جا سکے۔ تو وہ وسط مارچ ۱۹۱۴ء سے پیشتر کا واقعہ ہوگا۔ خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم لنڈن میں ایک ہال میں جمعہ پڑھایا کرتے تھے۔ جو لنڈن کے اس حصہ میں واقعہ ہے۔ جسے Notting Hill کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ مجھے خوب یاد ہے۔ کہ ۱۹۱۳ء یا ۱۹۱۴ء کے شروع میں ایک جمعہ کے دن ہم سب جمعہ کے لئے جمع تھے۔ خواجہ صاحب نے خطبہ پڑھا۔ اور جب خطبہ ختم ہو گیا۔ تو خواجہ صاحب امام کی جگہ کھڑے ہو گئے۔ اور تکبیر کہی گئی۔ نمازی صفوں میں آراستہ ہو گئے۔ کم سے کم تین صفیں نمازیوں کی تھیں۔ اور میں آخری صف میں کھڑا تھا میں نے دیکھا۔ کہ عین نماز شروع کرتے وقت خواجہ صاحب پیچھے ہٹ گئے۔ اور ایک غیر احمدی صاحب کو بازو سے پکڑ کر امام کی جگہ کھڑا دیا۔ اور انہوں نے نماز پڑھانی شروع کر دی۔ خواجہ صاحب خود ان کی جگہ کھڑے ہو گئے۔ اور ان کے پیچھے نماز شروع کر دی۔ یہ تمام واقعہ ایک لحظہ ہی میں ہو گیا۔ میں تکبیر کے ختم ہونے پر نماز کی نیت باندھتے ہوئے ہاتھ اٹھا چکا تھا۔ جب میں نے اپنی جگہ سے دیکھ لیا۔ کہ امام تو خواجہ صاحب نہیں۔ بلکہ ایک اور صاحب ہیں۔ جو احمدی نہیں ہیں۔ تو میں فوراً نمازیوں کی صف سے نکل کر ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ اور نماز میں شامل نہ ہوا۔ میں اللہ تعالےٰ کو گواہ کرتا ہوں۔ کہ یہ واقعہ ایسا ہی ہوا جیسا میں نے بیان کیا ہے۔ جیسا کہ میں نے لکھا ہے۔ یہ واقعہ ۱۹۱۳ء یا شروع ۱۹۱۴ء کا ہے۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ اس واقعہ کے بعد میں نے کسی غیر احمدی امام کے پیچھے نماز پڑھی ہو۔ وسط مارچ ۱۹۱۴ء میں تو جماعت میں اختلاف بھی ہو گیا تھا۔ اور اس کے بعد تو مجھے یہ بھی یاد نہیں۔ کہ مجھے خود خواجہ کے ساتھ یا ان کے پیچھے نماز پڑھنے کا ہی اتفاق ہوا ہو۔

ہاں یہ ممکن ہے۔ کہ کسی جمعہ کے دن خواجہ صاحب تشریف نہ لائے ہوں اور میں ان کی علالت کا علم نہ رکھتے ہوئے اس ہال میں چلا گیا ہوں۔ جس میں جمعہ کی نماز ہوتی تھی۔ اور امام خیر الدین صاحب نے خطبہ پڑھا ہو۔ اور میں خطبہ میں موجود رہا ہوں۔ اور نماز کے وقت بھی ہال میں موجود رہا ہوں۔ اور نماز میں شامل نہ ہوں۔ اور یہ کوئی اچنبھے کی بات نہیں تھی۔ کیونکہ ہال کی دیواروں کے ساتھ کرسیوں کی قطاریں بچھی رہتی تھیں۔ خطبہ کے دوران میں بھی بعض لوگ کرسیوں پر بیٹھے رہتے تھے۔ اور جو لوگ نماز میں شامل نہیں ہوتے تھے۔ وہ نماز کے دوران میں بھی کرسیوں پر بیٹھے رہتے تھے۔ اگر ایسا واقعہ ہوا ہو۔ کہ میں خطبہ میں موجود رہا۔ اور نماز کے دوران میں بھی موجود رہا۔ گو نماز میں شامل نہیں ہوا۔ تو مجھے خطبہ میں اور خطبہ کے بعد ہال میں موجود دیکھ کر ممکن ہے۔ کہ مشیر حسین صاحب نے یہ قیاس کیا ہو۔ کہ میں نے امام خیر الدین صاحب کے پیچھے نماز بھی پڑھی ہے۔ حالانکہ میں نے تو اس وقت بھی جب خود خواجہ صاحب نے ایک غیر احمدی کو عین صفوں کے درست ہو جانے کے بعد امام کی جگہ کھڑا کر دیا

اور خود اس کی اقتداء میں [...] غیر احمدی امام کے پیچھے نماز [...] پڑھی۔ بلکہ جب میں نے اس [...] نماز کے بعد ایک دوست سے [...] کیا۔ کہ خواجہ صاحب نے یہ کیا [...] کہ خود پیچھے ہٹ گئے۔ اور ایک [...] غیر احمدی کو نماز کے لئے امام [...] کر دیا۔ اور بیان کیا۔ کہ پھر میں [...] پیچھے ہٹ گیا۔ اور میں نے غیر احمدی [...] اقتدار میں نماز نہیں پڑھی۔ تو [...] دوست نے فرمایا۔ کہ مجھے تو علم [...] نہ ہوا۔ کہ امام بدل گیا ہے۔ یا [...] تم صف سے نکل کر پیچھے ہٹ گئے [...] اور تم نے جماعت کے ساتھ نماز [...] پڑھی۔ اگر ان حالات میں مشیر حسین [...] صاحب کو خود اس واقعہ کے متعلق [...] دھوکہ لگ جاتا۔ تو کوئی عجب [...] تھا۔ اور اگر کسی اور موقعہ کے [...] انہیں یہ غلط فہمی ہوئی ہو۔ تو [...] تعجب نہیں۔ ورنہ میرا مسلک اُس [...] واقعہ سے ظاہر ہے۔ جو میں نے بیان کیا ہے:-

باقی رہا مسئلہ کا سوال۔ اس [...] کے متعلق کسی فرد کے عمل سے استد[...] کی حاجت نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا صریح فتویٰ موجود ہے۔ چنانچہ حضور اپنی کتاب "تحفہ گولڑویہ" کے ضمیمہ کے صفحہ اٹھارہ کے حاشیہ میں صراحت سے فرما چکے ہیں:-

"یاد رکھو۔ کہ جیسا کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے تمہارے پر حرام ہے۔ اور قطعی حرام ہے۔ کہ کسی مکفر اور مکذب۔ یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔ بلکہ چاہیئے کہ تمہارا وہی امام ہو۔ جو تم میں سے ہو۔ اسی طرف

...بخاری کے ایک پہلو
...شارہ ہے۔ کہ امامکم
...یعنی جب مسیح نازل ہوگا
...ہیں دوسرے فرقوں کو
...عوائی اسلام کرتے ہیں
...ترک کرنا پڑے گا۔
...تمہارا امام تم میں سے
...گا۔ پس تم ایسا ہی کرو۔ کیا
...چاہتے ہو۔ کہ خدا کا الزام
...سر پر ہو اور تمہارے عمل حبط
...جائیں"

...پھر حضور اس سوال کے جواب میں
...اگر کسی جگہ امام نماز حضورؑ کے حالات
...واقف نہ ہو۔ تو اس کے پیچھے نماز
...ہیں یا نہ پڑھیں۔ (بحوالہ الحکم ۳۰ اپریل
...۱۹ء) فرماتے ہیں۔

...پہلے تمہارا فرض ہے۔ کہ اسے
...ف کرو۔ پھر اگر وہ تصدیق کرے
...بہتر ورنہ اس کے پیچھے اپنی نماز
...ضائع نہ کرو اور اگر وہ خاموش رہے
...تصدیق کرے نہ تکذیب کرے تو
...وہ بھی منافق ہے۔ اس کے پیچھے نماز
...پڑھو"۔

...اب نماز کا مسئلہ تو صاف ہے۔ خواہ
...اللہ خاں یا خواجہ کمال الدین صاحب
...مولوی محمد علی صاحب کا عمل اس کے مطابق
...یا نہ ہو۔
...مسئلہ کفر و اسلام میں بھی اللہ تعالیٰ کے
...فضل سے میری پوزیشن میں کوئی تبدیلی نہیں
...ہوئی۔ گو اگر کوئی شخص ایک وقت میں
...لاعلمی کی وجہ سے ایک غلط عقیدہ اختیار
...کئے ہوئے ہو۔ اور بعد میں وضاحت ہوجانے
...پر وہ اپنے عقیدہ کی اصلاح کرے۔ تو
...یہ امر اس کے لئے وجہ ملامت ہو سکتا
ہے۔ اور نہ اس کے سابقہ عقیدہ کی وجہ
سے اصل عقیدہ پر کوئی حرف آسکتا ہے
جس شہادت کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے
وہ یہ ہے۔

مارچ یا اپریل ۱۹۱۴ء میں (جماعت میں اختلاف ہو جانے کے بعد) ایک غیر احمدی صاحب نے ہندوستان سے مجھے خط لکھا کہ تمہاری جماعت کے دو فریق ہو گئے ہیں ایک ہمیں کافر کہتا ہے۔ اور دوسرا کافر نہیں کہتا۔ ایک گروہ مکفرین کا ہے اور دوسرا غیر مکفرین کا۔ تم کس گروہ میں ہو اور تم ہمیں کیا سمجھتے ہو کافر یا مسلمان؟ اس کے جواب میں میں نے انہیں لکھا۔ کہ جہاں تک لنڈن میں رہتے ہوئے مجھے اختلاف کی وجہ کا علم ہوا ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ جماعت میں خلیفہ ہو یا نہ ہو۔ ایک فریق خلیفہ کی تصدیق کرتا ہے۔ اور دوسرا تکذیب۔ ایک فریق مصدقین کا ہے دوسرا مکذبین کا۔ اس سے آپ کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ میں کس فریق کے ساتھ ہوں۔ باقی رہا یہ سوال۔ کہ میں آپ کو کیا سمجھتا ہوں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی یقین کرتا ہوں۔ اور آیت لا نفرق بین احد من رسلہ میں شامل سمجھتا ہوں۔ اس لئے آپ کو وہی سمجھتا ہوں۔ جو ایک نبی کے منکر کو سمجھنا چاہیئے۔ اگر اس جواب کو آپ کافی نہ سمجھیں تو مجھے لکھ دیں۔ میں مزید وضاحت کر دوں گا۔ اس سوال کے جواب میں ان صاحب نے لکھا۔ کہ تمہارا جواب واضح ہے۔ مزید وضاحت کی ضرورت نہیں۔

اس خط کے مضمون پر بھی جو اختلاف کے تھوڑے ہی عرصہ بعد لکھا گیا میں اللہ تعالیٰ کو گواہ کرتا ہوں۔

چونکہ آپ نے شہادت کے طور پر ایک واقعہ میری طرف منسوب کیا ہے۔ اس لئے میں امید کرتا ہوں۔ کہ آپ میری شہادت اپنی اولین اشاعت میں درج فرما کر ممنون فرمائیں گے۔ خاکسار ظفر اللہ خان

۱۸ اپریل ۱۹۴۱ء

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت

از تحریرات حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ

الہامات میں نبوت کا ذکر

اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ کی رہنمائی اور رہبری کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبوت کے مقام پر قائم کرکے دنیا کی اصلاح کے لئے مامور کیا۔ اور الہامات کے ذریعہ آپکو اور تمام اہل دنیا کو آپ کے اس منصب نبوت سے آگاہی بخشی۔ چنانچہ فرمایا۔

(۱) "دنیا میں ایک نبی آیا۔ مگر دنیا نے اسے قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا"
(تذکرہ صفحہ ۱۰۵ الہام ۱۸۸۳ء)

(۲) انی مع الرسول اقوم یعنی میں یقیناً اپنے رسول کی مدد کے لئے کھڑا ہوں گا (تذکرہ صفحہ ۳۷۶ الہام ۱۹۰۰ء)

(۳) یا ایھا النبی اطعموا الجائع والمعتر یعنی اے نبی بھوکوں اور سوالیوں کو کھانا کھلاؤ۔
(تذکرہ صفحہ ۶۹ الہام دسمبر ۱۹۰۷ء)

یہ تینوں الہامات جن میں سے ایک ۱۸۸۳ء کا دوسرا ۱۹۰۰ء کا اور تیسرا دسمبر ۱۹۰۷ء کا ہے واضح کر رہے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے نبوت کے مقام پر کھڑا کیا۔

تحریرات میں نبوت کا دعوےٰ

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود بھی بیسیوں مقامات پر اپنے اس منصب جلیلہ کا ذکر فرمایا ہے۔ اور اس بات کا صراحت سے ذکر کیا ہے۔ کہ آپ خدا تعالیٰ کے نبی ہیں۔ اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے میں صرف تین حوالے درج کرتا ہوں حضور فرماتے ہیں۔

(۱) "ہمارا دعوےٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں"۔ (بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

(۲) "میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ اس نے مجھے بھیجا ہے۔ اور اس نے میرا نام نبی رکھا ہے" (حقیقۃ الوحی تتمہ صفحہ ۶۸)

(۳) "میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں۔ اور اگر میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا۔ اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے۔ تو میں کیونکر اس سے انکار کر سکتا ہوں" (اخبار عام لاہور ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء)

حوالہ نمبر ۳ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک خط سے ماخوذ ہے۔ جو حضور نے اپنی وفات سے صرف تین دن پہلے ایڈیٹر صاحب اخبار عام لاہور کو لکھا۔ غرض ان حوالجات سے یہ بات روز روشن کی طرح ثابت ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعوےٰ نبوت اور رسالت کا دعویٰ تھا اور جو شخص یہ دعوےٰ رکھتا ہے کہ وہ آپ کی بیعت کرنے والا اور آپ کا متبع ہے۔ وہ اپنے اس دعوےٰ میں اس وقت تک سچا ثابت نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ آپ کی نبوت پر ایمان نہ لائے غیر مبایعین کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نبوت کا دعوےٰ نہیں تھا مگر وہ ان محکم تحریروں اور خدا تعالیٰ کے الہامات پر کبھی غور نہیں کرتے۔ اور اگر انہیں دیکھتے بھی ہیں تو خدا تعالیٰ کے الہامات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات پر اپنے عقلی استدلال کو ترجیح دیتے ہوئے ان کی تاویل کرتے رہتے ہیں۔ اور یہ طریق سراسر حق کو چھپانے والا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اور مسئلہ نبوت

غیر مبایعین بعض اوقات حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی طرف بھی یہ بات منسوب کرتے ہیں۔ کہ انکا عقیدہ یہی تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی اللہ نہیں بلکہ مجدد ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا ہرگز یہ عقیدہ نہیں تھا۔

کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا تعالےٰ کے نبی نہیں محض ایک مجدد ہیں۔ بلکہ آپ کا یہی عقیدہ تھا کہ حضور اقدس اللہ تعالےٰ کے راستباز نبی ہیں۔ اور جس صورت میں اللہ تعالےٰ کے الہامات میں واضح طور پر یہ بات آگئی تھی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اللہ تعالےٰ کے نبی ہیں۔ اور خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قسم کھا کر بیان فرمایا تھا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے "میرا نام نبی رکھا" اور اس کے علاوہ آپ نے بیسیوں مقامات پر اپنے اس منصب اور مقام کی کھول کھول کر تشریح فرما دی تھی۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ جیسے عالم قرآنی فہیم۔ زیرک اور نکتہ رس انسان کا عقیدہ اس کے خلاف کیونکر ہو سکتا تھا۔ اور پھر آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد خلافت کے عہدہ پر مامور ہو کر اس بات کو نمایاں اور واضح کر دیا۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ اللہ تعالےٰ کے نبی تھے۔ کیونکہ اگر آپ نبی نہ تھے تو پھر آپ کی خلافت کیسی۔ اس طرح آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں اور اس کے بعد اپنے زمانہ خلافت میں لوگوں کے سامنے یہی بات پیش کی۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کی اتباع میں نبی آسکتا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا تعالےٰ کے نبی ہیں۔ جو اس زمانہ کی اصلاح کے لئے مبعوث کئے گئے۔ چنانچہ آپ کے بعض حوالجات پیش کئے جاتے ہیں۔

۱۸۹۰ء کا حوالہ

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوےٰ کے ابتداء میں حضرت مولانا نورالدین صاحب رضؓ اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے درمیان مسئلہ امکان نبوت پر گفتگو ہوئی۔ اس میں حضرت خلیفۃ المسیح نے صاف طور پر اس امر کا اظہار فرمایا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد غیر تشریعی نبوت جاری ہے۔ چنانچہ اس گفتگو میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے جب آیت خاتم النبیین پیش کر کے کہا۔ کہ اس سے نبوت ختم ہوتی ہے۔ تو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے اس کے جواب میں فرمایا

"خاتم النبیین کی آیت تشریعی انبیاء کے ختم کی دلیل ہے۔ نبی بلا تشریع کے وجود کی مانع نہیں ہے" (اشاعۃ السنہ جلد ۱۳ صفحہ ۲۸ و ۲۹ ۱۸۹۰ء)

خاتم کے معنی مُہر ہیں

(۲) حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ سے ایک سوال کیا گیا کہ "خاتم النبیین رسول اللہ تھے تو پھر (آپکے بعد) نبی ہونے کا دعوےٰ کس طرح درست رہتا ہے؟" آپ نے اس کے جواب میں فرمایا "خاتم تو مہر کو کہتے ہیں۔ جب نبی کریمؐ مہر ہوئے۔ تو اگر ان کی امت میں کسی قسم کا نبی نہیں ہوگا۔ تو وہ مہر کس طرح ہوئے یا مہر کس پر لگے گی؟" (الحکم ۱۷ فروری ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۱)

اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی سمجھتے تھے۔ کیونکہ سائل نے اپنے سوال میں آپ کی نبوت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ہی یہ سوال کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب خاتم النبیین ٹھہرے۔ تو آپ کے بعد حضرت مرزا صاحب کا دعوےٰ نبوت کس طرح درست ہو سکتا ہے۔ تو اس کے جواب میں حضرت خلیفہ اول فرماتے ہیں۔ کہ خاتم النبیین کا مفہوم ہر قسم کی نبوت کو روکنے کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ خاتم کے معنے مہر کے ہیں۔ اور اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں نبی آسکتا ہے۔ جس پر وہ مہر لگے گی۔

حضرت مسیح موعودؑ خدا کے نبی اور مامور تھے

(۳) "ایک شخص نے سوال کیا کہ آپ غیر احمدیوں کو مسلمان سمجھتے ہیں یا نہیں۔ فرمایا میرے خیال میں مسلمان وہ ہے جو اللہ تعالےٰ کے حکموں کو مانے۔ ایک شخص اگر مسیح اور مہدی ہونے کا دعوےٰ کرتا ہے تو مدعی دو حال سے خالی نہیں یا تو وہ جھوٹا ہے تب تو اس سے بڑھ کر کوئی شریر نہیں۔ اور اگر وہ سچا ہے۔ تو اس کو نہ ماننے والا خدا سے جنگ کرتا ہے۔"

(بدر ۲۳ اکتوبر ۱۹۱۳ء صفحہ ۳)

(۴) ایک دوست کا خط حضرت (خلیفۃ المسیح اول رضؓ) کی خدمت میں پیش ہوا۔ کہ بعض غیر احمدی یہ لکھ دینے کو تیار ہیں۔ کہ ہم مرزا صاحب کو مسلمان مانتے ہیں۔ فرمایا پھر وہ مرزا صاحب کے دعوےٰ اور الہام کے متعلق کیا کہیں گے۔ مدعی وحی و الہام کے معاملہ میں دو ہی گروہ ہو سکتے ہیں

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے من اظلم ممن افتریٰ علی اللہ کذباً او کذب بالحق لما جاءہ الیس فی جہنم مثوی للکافرین۔ اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو خدا تعالےٰ پر افتراء کرے۔ اسے خدا کی طرف سے الہام نہ ہوا ہو اور کہے کہ مجھے ہوا ہے۔ ایسا ہی اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے۔ جو اس حق کی تکذیب کرے یا تو مرزا صاحب اپنے دعوے میں سچے تھے ان کو ماننا چاہئے۔ یا جھوٹے تھے ان کا انکار کرنا چاہئیے۔ اگر مرزا صاحب مسلمان تھے۔ تو انہوں نے سچ بولا۔ اور وہ فی الواقع مامور تھے۔ اور اگر ان کا دعوےٰ جھوٹا ہے تو پھر مسلمانی کیسی۔"

(بدر ۱۳ اپریل ۱۹۱۱ء صفحہ ۳)

ان دونو حوالوں سے ظاہر ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کے نزدیک حضرت مسیح موعودؑ اللہ تعالےٰ کے مامور اور نبی تھے۔ اور آپ کا ماننا ضروری ہے۔ اور جو شخص آپ کو نہیں مانتا وہ مسلمان نہیں ہے اور آیت قرآنی الیس فی جہنم مثوی للکافرین کا مصداق ہے۔ نیز جو شخص آپ کو نہیں مانتا وہ خدا تعالےٰ سے جنگ کرنے والا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ زمرہ انبیاء میں سے ہیں

(۵) ایک سوال کے جواب میں کہ احمدیوں اور غیر احمدیوں کے درمیان فروعی اختلاف ہے یا اصولی۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ نے فرمایا "ایمان بالرسل اگر نہ ہو تو کوئی شخص مومن مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اور اس ایمان بالرسل میں کوئی تخصیص نہیں عام ہے۔ خواہ وہ نبی پہلے آئے یا بعد میں آئے ہندوستان میں ہوں یا کسی اور ملک میں کسی مامور من اللہ کا انکار کفر ہو جاتا ہے۔ ہمارے مخالف حضرت مرزا صاحب کی ماموریت کے منکر ہیں۔ اب بتاؤ کہ یہ اختلاف فروعی کیونکر ہوا۔ قرآن مجید میں تو لکھا ہے لا نفرق بین احد من رسلہ لیکن حضرت مسیح موعود کے انکار میں تو تفرقہ ہوتا ہے۔"

(الحکم ۲۱ و ۲۸ فروری ۱۹۱۱ء صفحہ ۴)

اس حوالہ سے بھی ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا تعالےٰ کے نبی ہیں اور ایمان بالرسل میں آپ کی شمولیت بھی ویسی

ہی ضروری ہے جیسے دوسرے ا...

(۶) "ذکر تھا کہ مولوی محمد حسین صا... لکھا ہے کہ اگر احمدی مرزا صاحب کو نبی ... دیں۔ تو ہم کفر کا فتویٰ واپس لے لیں... فرمایا ہمیں ان کے فتووں کی کیا پروا... وہ حقیقت ہی کیا رکھتے ہیں۔ جب سے ... محمد حسین نے فتویٰ دیا۔ وہ دیکھے کہ اس کے ... آج تک اس کی عزت کہاں تک پہنچ گئی ہے ... مرزا صاحب کی عزت نے کس قدر ترقی کی ..."

(بدر ۱۳ اپریل ۱۹۱۱ء صفحہ ۲)

اس اقتباس میں وضاحت کے ساتھ ... امر کو بیان کر دیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ... کے نبی ہیں۔ اور اگر ہم آپ کی سچی پیروی کا د... کرتے ہیں تو آپ کی نبوت کا انکار کبھی اور ... حالت میں نہیں کر سکتے۔

اس زمانہ کا نبی

(۷) "کوئی مذہب ایسا نہیں رہا۔ جو اسو... دنیا میں موجود ہو۔ اور اس کے عقائد ا... متعلقات پبلک کے سامنے نہ آئے ہوں ج... یہ حالت ہے تو پھر میں مسلمانوں سے خطا... کر کے پوچھتا ہوں کہ لیظہرہ علی الدین ک... کا وقت کب آئے گا۔ اور علامات اور واقع... سے اگر تم استدلال نہیں کرتے۔ تو ... مجھے اس کا جواب دو کہ مذاہب مختلف ... ظہور تو اب ہو چکا ہے۔ وہ رسول اس ... وقت کہاں ہے جس نے اسلام کو جمیع ملل پ... غالب کر کے دکھانا ہے؟" (الحکم ... دسمبر ۱۹۰۲ء ...)

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے اس عبارت میں مسلمانوں سے خطاب کی... ہے۔ اور ان سے دریافت کیا ہے۔ کہ اگر حضرت مرزا صاحب اس زمانہ کے نبی نہیں ہیں۔ تو پھر تم بتاؤ کہ لیظہرہ علی الدین کلہ کا جو رسول مصداق ہے وہ کون ہے کیونکہ علامات زمانہ تو بتا رہی ہیں۔ کہ اس رسول کو اسی زمانہ میں آنا چاہیئے تھا۔

اسمہٗ احمد کی پیشگوئی کے مصداق

(۸) حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے کھلے کھلے الفاظ میں فرمایا کہ میں مبشراً برسولٍ یاتی من بعدی اسمہٗ احمد کی پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق مانتا ہوں کہ یہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی کے متعلق ہے اور وہی احمد رسول اللہ ہیں۔"

(الحکم ۱۴ ستمبر ۱۹۱۱ء صفحہ ...)

…سی طرح ایک شخص نے اسمہ احمد [پیش]گوئی کے مصداق کے متعلق دریافت [کیا۔ آ]پ نے فرمایا "سائل تو صرف … کے متعلق کھول کر بیان چاہتا ہے … خدا نے احمد کے بعد نور کی طرف [قر]آن شریف میں اشارہ کر دیا ہے … دین کا لفظ بھی ہے اور اس نور [کے] نہ ماننے کے متعلق بھی کہا ہے۔ … ولو کرہ الکافرون" (کلام امیر … لم ۲)

… ان دونو حوالوں سے یہ بات واضح [ہوتی] ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول [رضی] اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام [کو] اسمہ احمد والی آیت کا مصداق سمجھتے [تھے] اور اس لئے آپ نے صاف الفاظ [میں] آپ کو احمد رسول کہا۔ اس سے بڑھ [کر] اور کیا وضاحت ہو سکتی ہے۔

غیر تشریعی نبوت کا زمانہ

(۱۰) حضرت مسیح موعود علیہ السلام [کی] وفات پر "رسالہ البیان" کے ایڈیٹر [ص]احب نے ایک مضمون شائع کیا۔ [اس] میں اس بات پر زور دیا کہ ہمارا [زما]نہ نبوت کا زمانہ نہیں ہے اور [نبو]ت اب بند ہے۔ اس پر حضرت خلیفۃ [الم]سیح اول نے انہیں ایک خط تحریر [ف]رمایا جس میں آپ نے حضرت مسیح موعود [عل]یہ السلام کی نبوت کو ثابت کیا۔ اور [لکھ]ا کہ آپ کی نبوت غیر تشریعی ہے اور یہ خیال کہ اب غیر تشریعی نبوت بھی بند ہے دہریت کا خیال ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں:۔ "آپ (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) نے باینکہ محمد رسول اللہ کو خاتم النبیین مانا اور اس کے عشق و محبت میں ہزاروں صفحہ لکھا ہے بے ریب لکھا ہے۔

… کہ میں نبی یعنی پیشگوئی کرنے والا ہوں جیسے احادیث اور کلام الٰہی میں بھی کہا گیا۔ مگر نہ نبی تشریع ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ [illegible] جب آپ [illegible] زمانہ نبوت [کا] زمانہ نہیں اس پر دریافت طلب امر ہے کہ آپ کو اس بارہ میں وحی نبوت ہوئی ہے۔ مگر آپ کا زمانہ نبوت کا زمانہ نہیں یا آپ کی دہریت کا فتویٰ ہے"۔ (بدر ۷ ستمبر ۱۹۰۸ء)

(۱۱) حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے احمدیہ بلڈنگس لاہور میں ایک تقریر اپنے زمانہ خلافت میں کی۔ اس میں آپ فرماتے ہیں۔ "ہر نبی کے زمانہ میں لوگوں کے کفر اور ایمان کے اصول کلام الٰہی میں موجود ہیں جب کوئی نبی آیا اس کے ماننے اور نہ ماننے والوں کے متعلق کیا دقت رہ جاتی ہے ایسا پیچی کرنی اور بات ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ نے کفر۔ ایمان اور شرک کو کھول کر بیان کر دیا ہے پہلے نبی آتے رہے ان کے متعلق وہی قومیں تھیں ماننے والے اور نہ ماننے والے کیا ان کے متعلق کوئی شبہ تمہیں پیدا ہوا؟ اور کوئی سوال اٹھا کہ نہ ماننے والوں کو کیا کہیں جو اب تم کہتے ہو کہ مرزا صاحب کے نہ ماننے والوں کو کیا کہیں"۔

پھر اسی تقریر میں آگے چل کر فرماتے ہیں "حضرت صاحب خدا کے مرسل ہیں اگر وہ نبی کا لفظ اپنی نسبت نہ بولتے تو بخاری کی حدیث کو نعوذ باللہ غلط قرار دیتے جس میں آنے والے کا نام نبی اللہ رکھا ہے"۔ (بدر ۱۱ جولائی ۱۹۱۲ء صفحہ ۳، ۴)

اس حوالہ میں بالکل صراحت اور وضاحت سے بتا دیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی ہیں اور آپ کلام الٰہی اور حدیث نبوی کی رو سے نبی ہیں۔ اور آپ کا نہ ماننے والا ویسا ہی گنہگار ہے جیسا کہ پہلے انبیاء کو نہ ماننے والا۔ اور یہ تقریر وہ ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح اول نے لاہور شہر میں پیغام بلڈنگس میں کی تھی۔ گویا یوں معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی دوربین نگاہ اس وقت بھی یہ دیکھ رہی تھی کہ اسی مقام سے یہ فتنہ کھڑا ہوگا کہ یہ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت سے روگردان ہو جائیں گے اور غیر احمدیوں کو خوش کرنے کے لئے احمدیت کی تعلیم اور اس کے اصولوں کو ترک کر دیں گے چنانچہ اسی خلیفہ برحق نے اس فتنہ کی جگہ پر نعرہ حق لگایا اور صاف الفاظ میں بتا دیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام قرآن مجید اور حدیث صحیح کی رو سے نبی ہیں پس آج اگر کوئی شخص آپ کے اس دعویٰ نبوت سے انکار کرتا ہے تو وہ یقیناً آپ سے اپنے تعلق کو منقطع کرنے والا ہے اور انہیں لوگوں کی صف میں شامل ہونے والا ہے جو خدا تعالیٰ کے رسولوں کا انکار کرنے والے ہوتے ہیں وما علینا الا البلاغ۔ وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین۔

(خاکسار۔ ملک محمد عبد اللہ۔ قادیان)

ہندوستان کی خبریں فوراً جرمنی کس طرح پہنچ جاتی ہیں

ہندوستان کے متعلق جرمنی اور اطالوی ریڈیو سٹیشنوں سے خبریں سننے والوں کو اس بات پر بے حد تعجب ہوتا ہے۔ کہ ہندوستان کی خبریں وہاں کس طرح فوراً پہنچ جاتی ہیں۔ اور خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ہندوستان میں جرمنی کا یا تو خفیہ ریڈیو سٹیشن ہے۔ یا کوئی اور ایسا غیر معمولی انتظام ہے۔ کہ یہاں کی بات جھٹ وہاں پہنچ جاتی ہے اور وہ اپنے ریڈیو پر ہندوستان میں سنا دیتے ہیں۔ لیکن درحقیقت ان میں سے کوئی بات بھی درست نہیں۔ اور برلن یا روم کو ہندوستانی خبریں اتنی جلد معلوم ہو جانے کی وجہ ان لوگوں کے نزدیک بہت ہی معمولی ہے۔ جو خبریں جمع کرنے اور بھیجنے کے طریقہ سے واقف ہیں۔

موجودہ جنگ چھڑنے سے پہلے دنیا بھر میں خبر رساں ایجنسیوں کا ایک متحدہ سلسلہ پھیلا ہوا تھا۔ برطانوی دولت مشترکہ کی رائٹر۔ امریکہ کی ایسوسی ایٹڈ پریس۔ جرمنی کی ڈی۔ این۔ بی۔ فرانس اور سلطنت فرانس کی ہاواس۔ اطالیہ کی اسطفانی جاپان کی ڈومی۔ اور سوئٹزرلینڈ۔ پولینڈ اور دوسرے ممالک کی سرکاری ایجنسیوں نے ایسے انتظامات کر رکھے تھے۔ کہ ان کی قومی خبریں ایک جگہ جمع ہو کر عام استعمال میں آتی تھیں۔ ایک قدیم راضی نامہ کی رو سے جو گزشتہ صدی کے وسط میں ہوا تھا یہ تمام ایجنسیاں اپنے اپنے علاقہ میں خبریں جمع کر کے ایک دوسرے کو حسب ذیل طریقہ سے تقسیم کرتی تھیں۔

رائٹر کے ہیڈ آفس لنڈن میں کچھ کمرے ہاواس۔ ڈی۔ این۔ بی۔ اسطفانی اور پولش نیوز ایجنسی وغیرہ کے لنڈنی نمائندہ نمائندوں کے لئے مخصوص تھے۔ یہ بیرونی نامہ نگار رائٹر کی ان تمام خبروں کو جو ٹیلیفون اور بجری تاروں کے ذریعہ سے دنیا بھر سے آتی تھیں دیکھتے تھے اور ان میں سے اپنے ملک کی دلچسپی کی خبریں چن کر اپنے اپنے ملکوں کو بھیج دیتے تھے۔ اسی طرح پیرس ہاواس نیوز ایجنسی کے ہیڈ آفس میں رائٹر۔ ڈی این۔ بی۔ اسطفانی اور ایسوسی ایٹڈ پریس کے لئے کچھ کمرے مخصوص تھے اس انتظام سے ان متحدہ ایجنسیوں کو بہت سہولت تھی اور ان سب کو اس میں کفایت بھی ہوتی تھی۔

ظاہر ہے کہ رائٹر کے لنڈنی دفتر میں اب جرمنی اور اطالیہ یا کسی ایسے ملک کی خبر رساں ایجنسی کا کوئی نمائندہ نہیں ہو سکتا جو مقبوضہ جرمن علاقہ کو براہ راست خبر بھیج سکے۔ مگر ابھی یورپ میں غیر جانبدار ممالک ہیں۔ مثلاً سوئٹزرلینڈ۔ سویڈن اور روس۔ لنڈن میں ان غیر جانبدار ممالک کے نمائندے موجود ہیں۔ انہی نمائندوں کے ذریعہ رائٹر کی بھیجی ہوئی ہندوستان کی خبریں اور ایسوسی ایٹڈ پریس کی بھیجی ہوئی امریکہ کی خبریں روم اور برلن تک پہنچ جاتی ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ ہندوستان کے حالات معلوم کرنے کے لئے برلن اور روم کو کسی خفیہ ریڈیو سٹیشن کی ضرورت نہیں۔ ایسے ہٹلر کی تقریریں اور جرمنی کے حالات بھی ہندوستان اور بیرونی دنیا میں اسی طرح پہنچتے ہیں۔ اور برطانیہ کو بھی جرمنی میں کسی خفیہ ریڈیو سٹیشن کی ضرورت نہیں کیونکہ وہ بھی غیر جانبدار ممالک کے توسط سے وہاں کی خبریں معلوم کر لیتا ہے۔

جو کم عقل لوگ ان افواہوں پر یقین کرتے اور ان کو پھیلاتے ہیں۔ وہ فطری طور سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں۔ کہ برطانیہ اور ہندوستان میں جرمنوں کا انتظام سراغ رسانی بہت مکمل ہے۔ حکومتِ ہند اور حکومت برطانیہ دونوں اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ یہ خیالات بالکل بے بنیاد ہیں۔ دونوں حکومتیں اس امر سے نہایت ہی سادہ طریقہ پر واقف تھیں۔ کیونکہ یہ حکومتیں نہایت احتیاط کے ساتھ دشمن کے نشریات کو سنتی تھیں اور جو کچھ کہا جاتا تھا اس کا اندراج کر لیا جاتا تھا۔ ان اندراجات سے یہ پتہ چلتا ہے کہ کسی حالت میں بھی دشمن کو کوئی ایسی اطلاع نہیں پہونچی۔ جو وہ غیر جانبدار ممالک کی خبروں کے توسط سے نہیں حاصل کر سکتے تھے۔ یا جس کے متعلق ہم کو اچھی طرح یہ نہ معلوم ہو کہ دشمن اس کو حاصل کر سکتے ہیں۔

بہت سی صورتوں میں ہندوستان اور برطانیہ میں ان افواہوں کے سرچشمہ کو تلاش کرنے کی کوشش کی گئی۔ اور ہر بار جب کسی نے ایسی بے سروپا بات کہی تو اس سے پوچھا گیا۔ کہ اس نے یہ خبر کہاں سے سُنی۔ اس نے جس سے یہ خبر سنی اسے تلاش کیا گیا۔ اور یہی سوال اس سے کیا گیا۔ یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہا۔ یہاں تک کہ اصل سرچشمہ یا تو کوئی ایسا خود نما احمق نکلا جو لوگوں پر یہ ظاہر کرنا چاہتا تھا۔ کہ اس کو جنگ کے متعلق پوست کندہ حالات معلوم رہتے تھے۔ یا کوئی بھلا مانس ایماندار مگر بے خبر آدمی جو ان امور سے آگاہ نہ تھا۔ جرمنی اور اطالیہ اپنے نشریات میں بیرونی دنیا کی خبریں نہایت سرعت کے ساتھ نشر کرتے ہیں۔ تو اس میں کوئی غیر معمولی بات نہیں ہے۔ ان کا ایسا کر سکنا صرف دنیا میں خبروں کے منظم تبادلہ کا ایک معمولی ثبوت ہے۔

دعائے مغفرت خاکسار کے والد بزرگوار فوت ہو گئے۔ احباب انکی مغفرت کیلئے دعا فرمائیں نیز جنازہ غائب پڑھیں کیونکہ بوقت وفات کوئی احمدی وہاں نہیں تھا۔ خاکسار ۔۔ غلام احمد گرداور قانونگو حلقہ نوشہرہ

جماعت احمدیہ سے متعلق گذشتہ ہفتہ کے ضروری واقعات

اس ہفتہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع بذریعہ تار کنجیجی (سندھ) سے موصول ہوئی الحمدللہ حضور کے اہل بیت بھی خیر و عافیت سے ہیں (۲) محکمہ ریلوے نے اطلاع دی ہے کہ ۷ مئی سے بٹالہ اور قادیان کے درمیان ایک اور گاڑی جاری کی گئی ہے۔ جو سات بجکر ۲۵ منٹ پر بٹالہ سے روانہ ہو گی۔ اور وڈالہ سٹیشن پر ٹھہر کر آٹھ بجے قادیان پہونچے گی۔ پھر آٹھ بجکر ۱۵ منٹ پر قادیان سے روانہ ہو کر آٹھ بجکر ۵۰ منٹ پر بٹالہ پہونچے گی (۳) سکھ اخبار "شیر پنجاب" لاہور نے کسی فتنہ پرداز کے دھوکہ میں آکر بارہ سال قبل کی ایک بے نام تحریر اس رنگ میں شائع کی۔ کہ گویا آجکل جماعت احمدیہ کے نام مرکز سے "گشتی چٹھی" یا "سرکلر" جاری کیا گیا ہے۔ اور اس کی بنا پر سکھوں اور احمدیوں کے تعلقات خراب کرنے کی کوشش کی۔ اس کے جواب میں ایک مفصل مضمون لکھا گیا۔ جس میں بتایا گیا۔ کہ وہ تحریر انفرادی طور پر "حفاظت قادیان" کے لئے اس وقت بطور تجاویز لکھی گئی تھی۔ جبکہ قادیان کے اردگرد کے دیہات کے سکھوں نے بہت بڑی تعداد میں جمع ہو کر ایک طرف تو روز روشن میں اور پولیس کی موجودگی میں مذبح گرا دیا تھا۔ اور دوسری طرف قادیان پر حملہ کرنے اور لوٹنے کی دھمکیاں دی تھیں۔ ان حالات کو دیکھ کر ایک لمبے عرصہ کے لئے حکومت کو قادیان میں کافی پیدل اور سوار فوج رکھنی پڑی تھی۔ ایسی صورت میں اپنی حفاظت کی نہ صرف تجاویز سوچنے۔ بلکہ بوقت ضرورت ان پر عمل کرنے کا بھی ہر شخص کو حق حاصل ہو سکتا ہے

(۴) اس ہفتہ میں مفتی صاحب سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک مفصل مضمون "ولی کے بغیر نکاح جائز نہیں" کے مسئلہ کے متعلق شائع کیا گیا۔ جس میں انہوں نے اس بات کو حل کیا۔ کہ اگر نکاح کے بارے میں لڑکی اور ولی کی رائے میں اختلاف پیدا ہو جائے۔ تو شریعت کس کی رائے کو مقدم قرار دیتی ہے (۵) گزشتہ ہفتہ اطفال احمدیہ قادیان کے جو ورزشی مقابلے ہوئے۔ ان کے نتائج کے متعلق مفصل رپورٹ شائع کی گئی۔ اور اسی سلسلہ میں بیرونی مجالس اطفال احمدیہ کے متعلق یہ اطلاع شائع کی گئی۔ کہ اپنے ہاں اسی قسم کی ورزشی کھیلیں رائج کریں۔ مثلاً (۱) دوڑ سو گز (۲) اونچی چھلانگ (۳) تین ٹانگ کی دوڑ (۴) لمبی چھلانگ (۵) روک دوڑ (۶) اونچی آواز۔ (۷) مشاہدہ و معائنہ۔ رنگ کا امتیاز کرانا پیغام رسانی۔ اندھے کا چھو نا نیز نا وغیرہ اعلان کیا گیا ہے کہ گیارہ سے پندرہ سال کے اطفال احمدیہ کا امتحان سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (پہلے ۹۱ صفحے) مصنف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۲۰ جون کو منعقد ہو گا۔ اس میں شامل ہونے والے بچوں کے نام معہ ولدیت ایک ایک پیسہ فی کس فیس داخلہ کے ساتھ دفتر مجلس خدام الاحمدیہ قادیان میں بھجوا دیں۔

(۶) مولوی محمد علی صاحب کی اس بے جا نکتہ چینی کا جواب دیا گیا۔ جو انہوں نے اپنے خطبہ جمعہ میں الفضل پر کی۔ اور اس کے بعض مضامین کو گرے ہوئے بتایا۔ مولوی صاحب نے تو اس کا کوئی ثبوت پیش نہ کیا تھا لیکن ہم نے اسی خطبہ میں دکھا دیا۔ کہ آپ کا اندازِ گفتگو کیا ہے۔ خطبہ کے دوران میں پہلی بار انہوں نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کا نام "میاں محمود احمد صاحب" لیا۔ پھر "میاں محمود احمد" کہا گویا "صاحب" اڑا گئے۔ اس کے بعد "میاں محمود" کہتے گئے۔ اور آخر کار صرف "محمود" کہنے پر آ گئے۔

(پیغام صلح ۱۲ اپریل ص)

اسی طرح ایک اور خطبہ میں جناب مولوی صاحب نے "قادیان سے غلط رنگ کا جھوٹ" کے عنوان سے بہت کچھ غیظ و غضب کا اظہار کرتے ہوئے چند الفاظ کے متعلق کہا۔ "میں قادیان والوں کو چیلنج دیتا ہوں۔ کہ وہ دکھائیں کہ کہاں میں نے ایسے الفاظ لکھے ہیں۔ کوئی خدا کا خوف نہیں۔ کوئی دیانت و امانت نہیں۔ مجھے تعجب آتا ہے۔ کہ اتنا بڑا افترا کرتے ہوئے ذرا شرم نہیں کرتے" اس کے جواب میں جناب مولوی صاحب کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ جن الفاظ کے متعلق آپنے اس رنگ میں چیلنج دیا ہے وہ وہی ہیں۔ جو پہلے آپ کی خدمت میں پیش کئے جا چکے ہیں اور جن کے متعلق فرما چکے ہیں۔ کہ "قادیانی جماعت کی طرف سے ایک اشتہار تقسیم ہوا۔ جس میں ریویو آف ریلیجنز کے پرانے حوالے درج تھے جن میں میں نے نبی کا لفظ استعمال کیا ہے" اس وجہ سے آپ کا چیلنج بے معنی ہے

(۷) گزشتہ ہفتہ کے روزانہ پرچوں میں حسب ذیل عنوانوں پر علمی اور تبلیغی مضامین شائع کئے گئے:۔

۱۔ ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام
۲۔ الفضل کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ارشاد۔
۳۔ قرعہ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قدعہ کیوں لکھا۔
۴۔ حلفیہ شہادت غیر احمدیوں کا جنازہ نہ پڑھنے کے متعلق۔
۵۔ مسئلہ نماز میں مولوی محمد علی صاحب کا مسلک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مسلک کے خلاف ہے۔
۶۔ انسان کی ہدایت کے لئے دنیا میں عبرت کے سامان۔
۷۔ جناب مولوی محمد علی صاحب کی تحریرات میں لفظ نبی کا استعمال۔
۸۔ حقیقی مساوات اسلام میں ہے نہ کہ ویدک دھرم میں
۹۔ عالم برزخ کے بعض کوائف

ہفتہ جنگ کے اہم حالات

عراق

اس ہفتہ کا اہم واقعہ یہ ہے کہ عراق اور برطانیہ میں سنہ ۳۰ء کے ایک معاہدہ کے متعلق اختلاف رائے پیدا ہو گیا۔ اس نے نازک صورت اختیار کر لی اور بالآخر جنگ کی صورت میں رونما ہوا۔ اس معاہدہ کی دفعہ ۴ کا مقصد یہ تھا۔ کہ جنگ چھڑ جانے کے وقت یا جس وقت جنگ چھڑ جانے کا امکان ہو برطانوی فوج عراقی بندرگاہوں۔ ہوائی مستقروں سڑکوں۔ ریلوں اور دوسرے ذرائع رسل و رسائل کو پورے طور پر استعمال کر سکتی ہے حکومت عراق اس بارہ میں حکومت برطانیہ کو پوری طرح امداد دیگی اس معاہدہ کے مطابق برطانوی فوج کے کچھ دستے پہلی برطانوی فوج کی امداد کے لئے عراق میں داخل ہوئے پہلی دفعہ تو رشید علی گیلانی کی حکومت نے برطانوی فوج کے داخلہ پر اطمینان کا اظہار کیا۔ لیکن مزید فوج کے آنے پر اس نے یہ اعتراض کیا۔ کہ جو انگریزی فوج پہلے سے بصرہ میں موجود ہے وہ آگے روانہ ہو جائے۔ تب مزید فوج آنی چاہئیے۔ ادھر اس نے خفیہ طور پر ہٹلر سے مدد کی درخواست کر دی۔ حکومت برطانیہ نے اپنے سفیر کے ذریعہ حکومت عراق پر واضح کیا۔ کہ ۱۹۳۰ء میں برطانیہ اور عراق میں جو عہد نامہ ہوا تھا برطانیہ اسے پامال ہوتے نہیں دیکھ سکتا اور اسے حق حاصل ہے کہ پہلی فوجوں کے ہوتے ہوئے دوسری فوجیں بھیجے۔ چنانچہ برطانیہ کی مزید فوجیں بصرہ میں داخل ہو گئیں۔ ادھر عراقی فوج بھی حبانیہ میں جمع ہو گئی۔ سفیر برطانیہ متعین بغداد نے حکومت عراق سے مطالبہ کیا کہ اس فوج کو فی الفور منتشر کر دیا جائے۔ مگر حکومت عراق نے تسلیم نہ کیا اور آخر برطانوی فوجوں پر اس نے گولے برسانے شروع کر دیئے۔ عراقی توپ خانہ کی گولہ باری کے جواب میں برطانوی فوجوں نے بھی مجبوراً جوابی کارروائی کی۔ یہ لڑائی گو برطانیہ کے خلاف ایک فوجی بغاوت ہے تاہم جہاں تک عوام کا تعلق ہے انہیں اس میں کوئی دلچسپی نہیں۔ اور وہ امن پسند اور زندگی کے حامی ہیں۔ قاہرہ ریڈیو نے یہ خبر نشر کی ہے۔ کہ رشید علی اور اس کے ساتھی خود غرضوں کی ٹولی ہے۔ اس موقعہ پر برٹش براڈ کاسٹنگ کارپوریشن کی طرف سے عراق کے لوگوں کے نام ایک اپیل براڈ کاسٹ کی گئی جس میں کہا گیا کہ عراق کے لوگ رشید علی اور اس کے ساتھیوں سے کوئی سروکار نہ رکھیں یہ چند فوجی لیڈر اپنی ذاتی اغراض کے لئے برطانیہ اور عراق کے عام لوگوں کے دوستانہ تعلقات کو بگاڑنے کا تہیہ کئے ہوئے ہیں۔ اور محوری طاقتوں کی انگیخت پر عراق کو جنگ کی آگ میں جھونکنا چاہتے ہیں۔ اگر عراقی عوام نے جلد از جلد ان کا تدارک نہ کیا تو انہیں دردناک مصائب کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اب صورت حال یہ ہے۔ کہ انگریزی فوجوں نے بصرہ کی بندرگاہ بجلی گھر۔ اور ہوائی اڈہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ عراقی افواج کو منتشر کر دیا ہے۔ امیر عبد اللہ ملک میں آئینی گورنمنٹ قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں

شمالی افریقہ

شمالی افریقہ میں لڑائی کی حالت وہی ہے۔ جو جنگ شروع ہونے کے وقت تھی۔ جرمنی اور اطالوی افواج کی پیش قدمی رکی ہوئی ہے وہ کئی روز میں سولم سے صرف پانچ میل آگے بڑھ سکی ہیں۔ جہاں انگریزی بیڑہ بڑی آسانی سے حملہ کر سکتا ہے۔ طبروق کی لڑائی نے بھی دشمن کا ناک میں دم کر رکھا ہے۔ جرمنوں نے اس پر کئی ناکام حملے کئے اور گو باہر کے مورچوں میں وہ داخل ہو چکے ہیں۔ مگر اندرونی مورچوں پر ابھی تک وہ قابض نہیں ہو سکے طبروق کو بچانے کی کوششیں برابر جاری ہیں۔ آسٹریلیا کی فوجوں نے جوابی حملہ کر کے کچھ علاقہ دشمن سے واپس لے لیا ہے۔ بن غازی کے ہوائی اڈوں پر بھی بڑی کامیابی سے انگریزی ہوائی جہاز حملے کر رہے ہیں۔ اور فوجیں لانے والے جہازوں کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ اس ہفتہ انگریزی بیڑہ نے الغزالہ پر بھی بڑے زور سے بم برسائے۔

جنوبی افریقہ

جنوبی افریقہ کی گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ جنوبی افریقہ کی فوجیں جونہی ایبے سینیا میں فتح حاصل کرنے کے بعد فارغ ہونگی انہیں مصر بھیج دیا جائے گا

یونان سے انگریزی فوجوں کی واپسی

اس ہفتہ کا ایک اور اہم واقعہ یہ ہے کہ یونان سے انگریزی فوجوں کو واپس لانے کا کام پورا ہو چکا ہے۔ یونان میں جو فوجیں اتاری گئی تھیں ان کی تعداد ساٹھ ہزار تھی جن میں سے ایک نیوزی لینڈ کا اور ایک آسٹریلیا کا ڈویژن تھا۔ اب اس ساٹھ ہزار میں سے ۴۸ ہزار فوج خوش اسلوبی سے پیچھے ہٹائی جا چکی ہے البتہ بہت سا سامان جنگ بالخصوص بھاری اسلحہ کا بہت سا حصہ وہیں رہ گیا۔ برطانی فوجوں کو ہٹا لینے کا کام درحقیقت حکومت یونان کے ایماء سے کیا گیا۔ کیونکہ ۲۱ اپریل کو یونان کے وزیر اعظم نے برطانوی سفیر کو لکھ دیا تھا کہ مسلسل چھ ماہ تک اٹلی کا مقابلہ کرنے سے ہماری فوجیں تھک چکی ہیں۔ اور ہمارے پاس سامان کی بھی کمی ہے اس لئے لڑائی کو جاری رکھنا فضول ہے مسٹر چرچل نے اپنے ایک بیان میں بتایا ہے۔ کہ یونان کی جنگ میں برطانوی ہلاک اور مجروح سپاہیوں کی تعداد تین ہزار سے زیادہ نہیں۔ اس کے مقابلہ میں یونان کی لڑائی میں کم از کم پچھتر ہزار جرمن کام آئے۔

وزیر اعظم برطانیہ کی تقریر

مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ نے اس ہفتہ میں ایک اہم تقریر براڈ کاسٹ کی جس میں آپ نے جنرل ویول کی خدمات کا خاص طور پر ذکر کیا اور کہا۔ انہوں نے بہت تھوڑی فوج کے ساتھ اطالیہ کے ٹڈی دل لشکر کے چھکے چھڑا دیئے یونان کی مدد کرنا ناگزیر تھی اور اگر ہم اس سے پہلو تہی کرتے تو ہماری عزت کو سخت بٹہ لگتا۔ آپ نے کہا آج ہمارے سامنے زندگی اور موت کا سوال ہے اور ہم نے تہیہ کر لیا ہے کہ یا ہم فتح حاصل کریں گے یا اس راہ میں اپنی ہستی فنا کر دیں گے۔ مسٹر چرچل کی اس تقریر کو امریکن پریس نے بہت سراہا اور لکھا ہے کہ انہوں نے برطانیہ کی فتح کے متعلق جس عزم کا اظہار کیا ہے وہ محض خیال نہیں۔ بلکہ حقیقت ہے نیز یہ بھی لکھا ہے کہ بحر اٹلانٹک کی لڑائی پر نہ صرف برطانیہ بلکہ امریکہ کی زندگی کا انحصار ہے۔

امریکہ

مسٹر روزویلٹ صدر جمہوریہ امریکہ نے اس ہفتہ یہ اعلان کیا ہے۔ کہ برطانیہ کو سامان لے جانے والے جہازوں کے ساتھ آدھی مسافت تک جنگی جہاز جایا کریں گے۔ نیز پہلے امریکن جنگی جہازوں کو دو ہزار میل تک گشت لگانے کی اجازت تھی۔ اب انہوں نے کہا ہے کہ اگر ضرورت ہوئی تو امریکن جنگی جہاز اس رقبہ میں بھی جائیں گے جسے جرمن نے جنگی رقبہ قرار دیا ہے پریذیڈنٹ روزویلٹ کے اس اعلان پر جرمنی آپے سے باہر ہو رہا ہے۔ اور ربن ٹراپ کے اخبار نے لکھا ہے کہ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ امریکن جہازوں کو تیزی کے ساتھ ڈبو دیا جائے گا۔ جاپانی اخبارات نے لکھا ہے کہ اس حکم سے جرمنی اور امریکہ میں جنگ چھڑ جانے کا امکان بہت بڑھ گیا ہے۔

ہوائی حملے

اس ہفتہ انگریزی جہازوں نے دشمن کے علاقہ پر پہلے سے زیادہ زور کے ساتھ کامیاب حملے کئے۔ چنانچہ کولون پر بڑے زور کا حملہ کیا گیا اور ہزاروں آتشگیر اور دھماکے سے پھٹنے والے بم برسائے گئے۔

امتحان "توضیح مرام"

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا پانچواں امتحان انشاء اللہ ۶ رو فا (جولائی) کو ہوگا۔ اس امتحان کیلئے نصاب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد مبارک کے مطابق "توضیح مرام" مقرر کیا گیا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ کثرت سے اس امتحان میں شامل ہوں۔ قائدین اور زعمائے کرام کو چاہیئے۔ کہ اپنی اپنی جگہ ابھی سے امتحان میں شمولیت کے لئے پُرزور تحریک شروع کر دیں۔ اور زیادہ سے زیادہ احباب کو امتحان میں شامل ہونے کی ترغیب دیں۔ اور ایسا انتظام فرمادیں۔ کہ تمام خواندہ دوست اس امتحان میں ضرور شامل ہوں۔ اور جلد از جلد شامل ہونے والے احباب اور خواتین کی فہرستیں ترتیب کر کے بمعہ فیس داخلہ بحساب ایک پیسہ فی کس ارسال فرمادیں۔ اس امتحان میں شمولیت کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ کا رکن ہونا ضروری نہیں۔

(خاکسار عبد اللطیف مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

سیکرٹری تعلیم و تربیت

سیکرٹری تعلیم و تربیت کا عہدہ ایک اہم عہدہ ہے۔ احمدی جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ انتخاب عہدیداران کے وقت اس عہدہ کیلئے موزوں شخص کا انتخاب کیا کریں۔ جو نہایت ہمت اور مستعدی سے اس عہدہ کے فرائض سر انجام دے۔ اسوقت تک جو رپورٹیں نظارت علیا میں موصول ہوئی ہیں۔ ان میں بعض جماعتوں نے سیکرٹری تعلیم و تربیت کیلئے کسی شخص کا انتخاب نہیں کیا۔ لہٰذا تمام جماعتوں کی توجہ کیلئے یہ نوٹ شائع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے ہاں اس عہدہ کو انتخاب کے وقت خاص طور پر ملحوظ رکھیں

(ناظر تعلیم و تربیت)

چندہ جلسہ سالانہ ادا کریں

چندہ جلسہ سالانہ فوراً بھیجدیا جائے۔ تاکہ ۳۰ راپریل سے پہلے سال رواں کے حساب میں شمار کیا جا سکے۔

ناظر بیت المال

رشتہ مطلوب ہے

ایک معزز با اخلاق جوان احمدی دوست پی۔ ایم۔ ایس (تنخواہ پانصد روپیہ ماہوار سے زائد) کو نکاح ثانی کے لئے موزوں رشتہ درکار ہے لڑکی خوش سیرت۔ تعلیم یافتہ۔ امور خانہ داری سے واقف۔ اور معزز خاندان و قوم سے ہو۔ باکرہ یا بیوہ کی بھی قید نہیں ہے۔ پٹھان اور ککے زئی اقوام کو ترجیح دی جائے گی۔

پتہ

م۔ ن۔ معرفت ایڈیٹر صاحب الفضل قادیان

پیدائش کی مشکل گھڑیاں

بفضل خدا آسان کر دینے والی اکسیر تسہیل ولادت کے استعمال سے بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بعد کی دردوں کے لئے بھی نہایت مفید دوا ہے۔

قیمت معہ محصول ڈاک ۱۰/۔

مینیجر شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور

"الفضل" کی قیمت دوسرے اخبارات کے مقابلہ میں بہت کم ہے

بعض احباب "الفضل" کی خریداری کے متعلق یہ عذر پیش کیا کرتے ہیں۔ کہ اس کی قیمت عام اخبارات کے مقابلہ میں زیادہ ہے مگر حجم کم۔ یہ عذر کم از کم "الفضل" کے خطبہ نمبر نے بالکل غلط ثابت کر دیا ہے۔ کیونکہ اس سخت گرانی اور مشکلات کے زمانہ میں اسکی سالانہ قیمت صرف اڑھائی روپیہ ہے۔ اسکے مقابلہ میں مثلاً آریوں کے مشہور اخبار "پرکاش" کی قیمت چار روپے سالانہ ہے۔ حالانکہ اس کا سائز بھی وہی ہے جو "الفضل" کا ہے حجم بھی "الفضل" کے برابر یعنی ۱۲ صفحے ہے۔ اور کاغذ بھی وہی ہے جو "الفضل" کو لگایا جاتا ہے۔ اب بھی اگر کوئی صاحب قیمت کے زیادہ ہونے کا عذر پیش کر کے "الفضل" کی خریداری سے محروم رہیں۔ تو کس قدر افسوس کی بات ہے۔

"مینیجر الفضل"

طبیہ عجائب گھر اہل الرائے اصحاب کی نظروں میں

جناب مولوی سعد الدین صاحب ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ اے۔ ڈی۔ آئی آف سکولز گوجر خاں تحریر فرماتے ہیں:۔ "خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ کہ اس نے حضرت مسیح پاک کے خدام کے دلوں میں خدمت خلق کا جذبہ نمایاں طور پر پیدا کیا ہے۔ خانصاحب حکیم عبد العزیز خانصاحب نے اسی پاک جذبہ کے ماتحت طبیہ عجائب گھر کھول رکھا ہے جس میں ہر قسم کے مفردات و مرکبات و کشتہ جات موجود ہیں۔ حکیم صاحب کو خالص اور عمدہ مفردات اور نقلی و اصلی قیمتی جواہرات رکھنے میں خاص شغف ہے۔ اور یہ سب کچھ وہ محض ایک خدمت خلق کا کام سمجھ کر کر رہے ہیں انہیں اس سے ذاتی جلب منفعت مدنظر نہیں۔ احباب کا فرض ہے۔ کہ وہ اس کا عام پرچار رکھیں تا بیرونی دنیا ان نوادرات کے مجموعہ سے کماحقہ مستفیض ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ حکیم صاحب کی اس کوشش کو قبول فرمائے۔ اور انہیں اسکے لئے جزائے خیر دے"۔ ہر قسم کے مفردات مثلاً۔ تذب الحجر۔ سلاجیت۔ کشتہ سیپ مروارید۔ کشتہ مروارید۔ کشتہ عقیق مروارید۔ کشتہ چاندی۔ کشتہ سونا۔ زعفران عنبر کستوری وغیرہ اور مرکبات مثلاً روح نشاط نمک سلیمانی۔ سونے کی گولیاں۔ محافظ شباب گولیاں۔ فوری علاج۔ اکسیر اٹھرا۔ زرشتا۔ وغیرہ خاص شہرت حاصل کر چکے ہیں مفصل فہرست مفت طلب فرمائیں۔

پروپرائٹر طبیہ عجائب گھر قادیان

ممالک غیر کی خبریں

ہے۔ بغداد بصرہ اور موصل کے نزدیک زبردست جنگی معرکے ہو رہے ہیں

لنڈن ۵ مئی کل سارا دن برطانیہ کے بمبار جہاز بصرہ کے ہوائی اڈے کی چھاؤنی پر بم گراتے رہے۔ برطانی فوجوں کے ہلاک اور زخمی ہونے والے سپاہیوں کی تعداد بالکل معمولی ہے۔

لنڈن ۵ مئی۔ جرمن پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے ہٹلر نے اعلان کیا کہ پولینڈ سے جرمنی کا سمجھوتہ ممکن تھا۔ مگر میری تمام کوششیں برطانوی سیاسی لیڈروں کی خواہش پر قربان کر دی گئیں۔ اور برطانیہ سے سمجھوتہ کے متعلق تمام تجاویز کو لگاتار رد کیا گیا جرمنی کے خلاف اس تمام سکیم کی تہ میں برطانوی کیبنٹ کی مجنونانہ سپرٹ کام کر رہی تھی۔

امرتسر ۵ مئی۔ سردار سنتوکھ سنگھ ایم ایل اے لیڈر اپوزیشن پنجاب اسمبلی لاہور سے واپس آ گئے ہیں جہاں آپ سر سکندر حیات خاں سے منڈیوں کے ڈیڈلاک سے پیدا شدہ صورت حالات پر تبادلہ خیالات کرنے کے لئے گئے ہوئے تھے۔ معلوم ہوا ہے انہوں نے چار مطالبات میمورنڈم کی شکل میں وزیر اعظم کے سامنے پیش کر دیئے ہیں اور آپ سمجھوتہ کے متعلق پر امید ہیں۔

لنڈن ۵ مئی۔ بغداد ریڈیو سے عراق کے لوگوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ اگر وہ غیر ملکی ہوائی جہاز ملک میں دیکھیں یا کہیں پیراشوٹ اترتے پائیں تو ان کے متعلق فوراً پولیس کو اطلاع دیں۔

کے خلاف [illegible]

واشنگٹن ۵ مئی۔ پریس کے نام ایک بیان کے دوران میں مسٹر وینڈل ولکی نے کہا ہمارا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ ہم برطانیہ تک اپنا مال پہنچائیں۔ سمندروں میں ہماری گشتی نگرانی سخت ناکافی ہے جہازوں کی غرقابی کی شرح اتنی خطرناک ہے کہ اس کی موجودگی میں ہمارے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ ہم خوراک اور اسلحہ کے جو جہاز بھیج رہے ہیں ان کی حفاظت کریں آپ نے کہا اگر میں امریکہ کا پریذیڈنٹ ہوتا تو میں اپنے ساتھ فوجی ماہرین اس لئے رکھتا کہ برطانیہ کی امداد کے لئے ان کے مشورہ سے فائدہ اٹھاتا اور ان کے مشورہ کے مطابق اپنے جہازوں کی حفاظت کرتا

لاہور ۵ مئی۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ پنجاب کے بیوپاریوں کی ہڑتال کل ختم ہو جائے گی۔

نئی دہلی ۵ مئی۔ دہلی اور نئی دہلی میں ۱۱-۱۲-۱۳ مئی کو شام کے سات بجے سے لے کر ۱۱ بجے تک اندھیرا رکھنے کی مشق کی جائے گی۔

نئی دہلی ۵ مئی۔ ڈائرکٹر جنرل آف سپلائی نے ایک بیان کے دوران میں کہا کہ ہندوستان کے کارخانے بہت اچھا اور کافی زیادہ سامان جنگ تیار کر رہے ہیں۔

بمبئی ۵ مئی بمبئی میں فرقہ وارانہ صورت حالات اب بہتر ہو رہی ہے فوج کو ہٹا لیا گیا ہے مگر پولیس کا پہرہ ابھی باقی ہے۔

نئی دہلی ۵ مئی۔ ہندو مہاسبھا کے جنرل سکرٹری نے ایک بیان شائع کیا ہے جس میں کہا ہے کہ مسٹر جناح نے یہ غلط کہا ہے کہ بمبئی میں ماڈریٹ لیڈروں کی جو کانفرنس ہوئی تھی اس میں ہندو مہاسبھا کا ہاتھ تھا۔

نئی دہلی ۵ مئی۔ آج جام نگر میں ریاستوں کے راجوں مہاراجوں کا ایک خاص اجلاس ہوا۔ جس میں جنگ کی صورت حالات پر غور کیا گیا اور فیصلہ کیا گیا کہ ریاستوں کی طرف سے حکومت کو پہلے سے بھی زیادہ مدد دی جائے۔

نئی دہلی ۵ مئی۔ کانگرس نیشنلسٹ پارٹی کے صدر مسٹر اینے نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ آج سیاسی عقلمندی اسی میں ہے کہ نوجوانوں کو یہ بتایا جائے کہ فوج میں ان کا بھرتی نہایت ضروری ہے۔ اب فوجی بھرتی میں وہ پابندیاں نہیں جو پہلے تھیں اس لئے نوجوانوں کو اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے مسٹر ایمری کی تازہ تقریر کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ انہوں نے اپنی تقریر میں جو کچھ کہا ہے وہ فرقہ وار سوال کا آخری حل نہیں۔ یہ امر ہمارے اختیار میں ہے کہ ہم اگر متحد ہو جائیں۔ تو اس فیصلہ کو بدل دیں۔

نئی دہلی ۵ مئی۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ کے بڑے بیٹے مسٹر جیمز روزویلٹ آج ہندوستان پہنچے آپ چنگکنگ جا رہے ہیں۔ آپ نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ چینیوں کے حوصلے بہت بڑھے ہوئے ہیں مگر میرا خیال ہے کہ چین اور جاپان کی جنگ کا جلدی فیصلہ نہیں ہوگا بلکہ یہ لڑائی لمبی ہو جائے گی۔ امریکہ سے اب تک چین کو برابر مدد دی جاتی رہی ہے۔ اور آئندہ یہ مدد اور بھی زیادہ ہو جائیگی

لنڈن ۵ مئی۔ امریکہ کے اخبارات اور ریڈیو پریذیڈنٹ روزویلٹ کے اعلان کی اہمیت کو ظاہر کرتے ہوئے لکھ رہے ہیں۔ کہ اب امریکہ کو لڑائی میں شامل ہونے کے مسئلہ پر سنجیدگی کے ساتھ غور کرنا چاہیئے "نیویارک ٹائمز" نے لکھا ہے کہ یونائیٹڈ سٹیٹس کا بچاؤ تبھی ہو سکتا ہے جب برطانیہ زندہ ہے۔

لنڈن ۵ مئی نازیوں کے ایک مشہور فرانسیسی طرفدار کی نعش آج پیرس کے بازار میں پائی گئی۔ اس کی موت کا دوسرے غدار فرانسیسیوں پر گہرا اثر ہوا ہے۔

قاہرہ ۵ مئی۔ طبرق میں اب تک تین ہزار جرمن اور اطالوی گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ اسی طرح جرمنوں اور اطالویوں کے پچاس ٹینک برباد کر دیئے گئے ہیں۔ دشمن کا جانی نقصان بھی بہت ہوا ہے۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ طبرق کی لڑائی انہیں بہت مہنگی پڑی ہے کولون کے علاقہ میں بھی ہماری فوجوں نے کامیاب چھاپا مارا ہے۔

لنڈن ۵ مئی۔ انگریزی جہازوں کے ایک بہت بڑے دستہ نے کل بریسٹ کی سمندری چھاؤنی میں بم برسائے اور تمام بم نشانہ پر بیٹھے۔ چھاؤنی کی گودیوں اور اس کے اردگرد کے علاقوں میں کئی جگہ آگ لگ گئی۔ راٹرڈم اور جرمنی کے مقبوضہ علاقوں پر بھی زناٹے کے حملے کئے گئے۔ جنوبی ناروے پر بھی انگریزی ہوائی جہازوں نے حملہ کیا۔ دشمن کے ایک سامان لے جانے والے جہاز اور ایک گشتی جہاز کو ڈبو دیا گیا۔ اس لڑائی میں صرف دو انگریزی جہاز کام آئے مگر ان کے ہوا باز بچ نکلے۔

لنڈن ۵ مئی۔ دشمن نے کل برطانیہ پر جو ہوائی حملے کئے تھے ان میں اسے سات جہازوں سے ہاتھ دھونا پڑا۔ ہو سکتا ہے اس کے اور کئی جہاز بھی ہو گئے ہوں۔ کیونکہ بعض اور ہوا بازوں نے بھی دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے جرمن جہازوں کو گرایا ہے مگر ان کے دعویٰ کی ابھی تحقیق کی جا رہی ہے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی